بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۝

جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان

مارچ ۲۰۰۱ء

ذوالحجۃ ۱۴۲۱ھ

العصر

پشاور
پاکستان

ماہنامہ

مدیر مسئول
مفتی غلام الرحمن

جامعہ عثمانیہ
نوتھیہ روڈ پشاور

Scanned with CamScanner

جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان

ماہنامہ العصر پشاور

زیر سرپرستی
حضرت مولانا حکیم لطف الرحمٰن صاحب زید مجدھم

مجلس ادارت
مدیر مسؤل
مفتی غلام الرحمٰن

نائب مدیر
مولانا ذاکر حسن نعمانی

مجلس مشاورت
مولانا حسین احمد
مفتی نجم الرحمٰن

قانونی مشیر
نثار خان ایڈووکیٹ

مارچ ۲۰۰۱ء ذوالحجۃ ۱۴۲۱ھ جلد ۷ شمارہ ۳

فہرست مضامین

اداریہ	مفتی غلام الرحمٰن	۲
محاسن القرآن	مفتی غلام الرحمٰن	۷
شرعی احکام کی مصلحتیں	مفتی ذاکر حسن نعمانی	۹
دارالافتاء	مفتی غلام الرحمٰن	۲۰
نفس امارہ کی اصلاح کیسے ممکن ہے	حافظ احسان الرحمٰن	۲۴
خواتین کے خلاف کفار کی سازشیں اور خواتین کے زیب و زینت کے مسائل	ڈاکٹر صالح بن فوزان	۳۰
ششماہی طلبہ میگزین	مفتی ذاکر حسن نعمانی	۴۰
قرآن و سنت کے خلاف ہرزہ سرائی	احمد	۴۲
تبصرہ	حافظ احسان الرحمٰن	۴۴

پوسٹ بکس نمبر ۱۲۰۹ پشاور صدر - صوبہ سرحد پاکستان فون ۲۷۳۵۶۱-۰۹۱

پبلشر و دفتر: مفتی غلام الرحمٰن نے وحدت پرنٹنگ پریس خیبر بازار پشاور سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ العصر جامعہ عثمانیہ، عثمانیہ کالونی نوتھیہ روڈ پشاور صدر سے شائع کیا

بدل اشتراک فی پرچہ ۱۰ روپے / سالانہ اندرون ملک ۱۰۰ روپے بیرون ملک ۲۰ ڈالر کی قیمت

جنت میں گھر بنانے کا سنہری موق

گھر انسان کی بنیادی ضرورت ہے خود اور اپنی اولاد کے آرام و سکون ک
ہر ایک گھر بنانے کی کوشش میں رہتا ہے زندگی بھر ایک گھر کی تعمیر ا
واحد آرزو اور تمنا ہوتی ہے لیکن کیا ہم نے کہیں یہ سوچا کہ دنیا کی عا
زندگی کی نسبت سے ہمیں قیامت کی ابدی زندگی میں بہتر سے گھر بنا
ضرورت ہے یہاں تو پھر بھی ذاتی مکان نہ ہونے کی صورت میں کرای
مکان میں زندگی کی صبح و شام تمام ہو سکتی ہے لیکن قیامت میں کرایہ دا
نظام نہیں پایا جاتا

آئیے بغیر سوچے فیصلہ کیجئے

کہ ہمیں جنت میں گھر بنانا ضروری ہے اس کے لئے آپ کرہ ارض پر م
کر یا کسی دینی درسگاہ کی تعمیر میں حصہ لیکر اپنی آرزو پوری کر سکتے ہیں۔
سلسلہ میں جامعہ عثمانیہ نے بنات اسلام کے لئے ﴿مدرسہ سیدہ فاطمہ﴾
عظیم منصوبہ پر کام شروع کر کے دو مراحل میں جامعہ کے ساتھ ساتھ
مرلہ کا پلاٹ تقریباً دس لاکھ روپے میں خرید کر مسلمانوں کو جنت میں
نانے کا سنہری موقع فراہم کیا ہے - زر زمین کا یہ ناقابل تحمل بوجھ اٹھانے
شش کیجئے اور مسلمان بچیوں کی تعلیم و تربیت میں دل کھول کر حصہ لیں

شعبہ نشر و اشاعت جامعہ عثمانیہ

صدائے عصر

اداریہ

مسلمان بت شکن یا بت فروش؟

کرہ ارض پر مظلوم، مفلوک الحال اور دنیا کے اقتصادی بائیکاٹ کی گزیدہ مصیبت زدہ قوم، ﴿طالبان﴾ کی بت شکنی نے پوری دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈال کر تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا ملک کے طول و عرص میں رکھے گئے بت اور مجسمے امیر المؤمنین کے حکم پر مسمار کر کے افغانستان سے بتوں کا نام و نشان مٹا دیا گوتم بدھ کے پیروکاروں نے کئی اپلیں کیں۔ ملین نہیں بلکہ بلین ڈالر کی پیشکش کر کے بت خریدنے کا عندیہ دیا ان کو خوش فہمی تھی شاید اقتصادی بحران کے اس نازک دور میں ہم ﴿طالبان﴾ کے ضمیر کا سودا کر لیں گے لیکن بوریا نیشن علماء اور طلباء کے دوٹوک موقف نے ان کی امیدوں پر پانی پھیر دیا اب بھی اگر دشمنان اسلام نہ سمجھیں تو یہ ان کی بے وقوفی ہو گی کہ مسلمان بت فروش نہیں بلکہ بت شکن ہیں۔

اس سے ہمیں انکار نہیں کہ بت شکنی کے منفی اثرات سے عالم اسلام کو گہرا صدمہ پہنچا ہندوستان میں بت پرستوں کا جذباتی رد عمل رہا قرآن کے نسخے جلائے گئے مساجد میں ...ھ کر پوجا پاٹ کی خانہ خدا میں گھس کر ایسی نازیبا حرکتیں کی گئیں جن سے مسلمانوں کے ...بات مجروح ہوئے بیت اللہ اور روضہ اطہر کے بارے میں دل آزار بیانات دئے گئے ہو ...ا ہے دوسرے ممالک میں بھی کئی ایسی حرکتیں کی گئی ہوں لیکن یہ حقیقت سے آنکھیں بند ...نے کے مترادف ہے کہ اس کو ﴿طالبان﴾ کی بت شکنی کا نتیجہ قرار دیں ہو سکتا ہے فوری

طور پر یہ بت شکنی کارد عمل ہو ورنہ اس کے پس منظر بت پرستوں کی وہ نفرت کار فرما ہے جو روز اول سے ان کے دلوں میں راسخ ہے ورنہ بابری مسجد کی شہادت کے موقعہ پر کہاں بت شکنی کی گئی تھی یا آئے دن مسلمانوں کے مذہبی مقامات کے تقدس کو پائے مال کرنے کے لئے کہاں کی بت شکنی کا بہانہ لیا جارہا ہے خود پاکستان کے وجود سے انتہا پسند ہندوؤں کا انکار اور محض ایک مسلمان ملک ہونے کی وجہ سے ان سے دشمنی کسی سے مخفی نہیں مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں کی عزت لوٹنے اور ان کے خون سے کھیلنا کون سی بت شکنی کارد عمل ہے خود مجھے بھی اس رد عمل کو مد نظر رکھتے ہوئے کئی دنوں تک علانیہ بت شکنی پر اطمینان نہیں تھا بلکہ یہ سوچ رہا تھا کہ اگر بت شکنی خفیہ رکھ کر بطور مسئلہ نہ اٹھاتے تو اچھا ہوتا لیکن بحمد اللہ علماء کے بیانات سامنے آئے اور عالمی جائزہ کے حوالہ سے یہ حقیقت واضح ہو گئی کہ امیر المؤمنین کا یہ مجاہدانہ فیصلہ عالم کفر کو بروقت للکارنے کی قابل تحسین کوشش تھی۔ بت شکنی کے اقدام سے یہ خطرہ محسوس ہو رہا تھا شاید عالمی برادری اس کا سہارا لیکر ﴿طالبان حکومت﴾ کے اقتصادی بائیکاٹ میں اضافہ کر کے مزید مشکلات پیدا کرنے کی کوشش کرے لیکن دشمنان اسلام کی موجودہ عداوت ایسے نکتہ پر پہنچی ہے جس میں مزید اضافہ کا امکان نہیں دشمنان اسلام اس کے بغیر بھی اپنی پوری کوششیں کر رہی ہیں۔ ورنہ سوڈان لیبیا یا عراق کے نہتے مسلمانوں نے کون سی بت شکنی کی تھی جنہیں ختم کرنے پر دنیا لگی ہوئی ہے۔

﴿بت شکنی﴾ کے اقدام کے بہتر اثرات محسوس ہو رہے ہیں بلکہ منفی اثرات سے مثبت اثرات زیادہ ہیں۔ خود امیر المؤمنین کا یہ بیان نہایت حوصلہ افزا ہے کہ ﴿دو سال کی بدترین خشک سالی کا ایک سبب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم نے قدرت کی باوجود ملک کو بتوں کی نجاست سے پاک نہیں کیا امیر المؤمنین ادام اللہ برکاتہم نے بتوں کے توڑنے کے ساتھ یہ حکم بھی جاری کیا کہ بتوں کی تباہی مکمل ہونے پر 100 گائے ذبح کر کے گوشت غریبوں میں تقسیم کیا جائے یہ شکرانہ بھی ہو گا اور تاخیر پر کفارہ بھی ہے۔ چنانچہ بتوں کی نجاست سے ملک کو پاک کرنے پر پورے افغانستان میں چند دنوں تک زوردار بارش ہوئی اور خشک سالی کا

زور ٹوٹ گیا انشاء اللہ تعالی کی رحمت آئندہ بھی شامل رہے گی۔
عالمی میدان میں ﴿بت شکنی﴾ کے اچھے اثرات مرتب ہوئے وہ لوگ جو طالبان
کے مؤقف سمجھنے سے قاصر تھے اور دور بیٹھ کر اسلامی امارات کے خلاف دلائل دے رہے
تھے اس اقدام سے ایسے لوگوں کو قریب آنے کا موقعہ ملا چنانچہ ﴿ضرب مومن﴾ کے
حوالہ سے قطر کے وزیر مملکت برائے امور خارجہ جناب احمد عبداللہ محمود کی زیر قیادت وفد
جس میں عرب کے علماء خصوصاً مصر کے نامور عالم شیخ یوسف القرضاوی بھی شامل تھے
جب افغانستان آکر ملک کے جید علماء کرام کے ساتھ بیٹھ کر بحث کی تو ان کو بیک زبان ہو
اقرار کرنا پڑا کہ بت توڑنے کے اقدام کو روکنے کے لئے ہمارے پاس سیاسی مصلحتوں کے
کوئی شرعی دلیل نہیں اور طالبان کا حالیہ اقدام شریعت محمدی کے عین مطابق اور تمام عا
اسلام کے دل کی آواز ہے بلکہ شیخ یوسف قرضاوی نے یہاں تک فرمایا کہ میں نے چالیس
سال پہلے اپنی ﴿الحلال والحرام﴾ نامی کتاب میں فتوی دیا تھا کہ بت رکھنا اور اس کی حفاظت
کرنا مشرکین کی رسم ہے اور یہ کہ بتوں کا توڑنا واجب ہے۔ افغان قوم پہلے سے ایسی سیا
زبون حالی کا شکار ہے۔ جس کے لئے سیاسی مصلحت کوئی مسئلہ نہیں سیاسی مصلحت ایسی قو
کے لئے عذر ہے جس کا وجود کم از کم سیاسی میدان میں تسلیم کیا جارہا ہے لیکن جس
﴿طالبان﴾ کا مکمل افغانستان پر کنٹرول کے باوجود اس کے وجود کو تسلیم نہیں کیا جارہا
افغان حکومت تسلیم نہ ہو تو پھر ایسی صورت میں سیاسی مصلحت کوئی عذر نہیں اور نہ اس
رعایت نہ رکھنے پر اس کو ملامت کیا جا سکتا ہے۔ ﴿بت شکنی﴾ کا یہ فائدہ بھی ہوا
﴿اسامہ﴾ کا مسئلہ پس منظر میں جاکر دشمنان اسلام کے پروپیگنڈہ کا ایک باب کچھ وقت
لئے بند ہوا اور نہ ابھی تک افغان قوم پر تمام مظالم کے جواز کے لئے صرف اسامہ کا نام
رہا تھا پوری دنیا کی درخواستوں کے باوجود ﴿طالبان﴾ کا اپنے موقف پر ڈٹے رہنے
میدان میں ان کا تشخص ظاہر ہوا دنیا جان گئی کہ کسی ملک اور قوم کو بے جاہ کسی مصیبت
مبتلا کرنے کے نتائج برے بھی ہو سکتے ہیں ایک خود مختار قوم جب اپنے حالات کو

رکھتے ہوئے کوئی فیصلہ کرتی ہے تو دنیا کی کوئی طاقت اس کو باز نہیں رکھ سکتی۔
مت شکنی کے اقدام کے جواز کے لئے عام ازھان میں یہ مت کھٹکتی رہی کہ
ایک اسلامی ریاست کے لئے یہ کہاں تک جائز ہے کہ وہ ملک میں ذمی کی حیثیت سے رہنے
والوں کے مذہبی اقدار کو پائے مال کرے بلکہ یہ حکومت کا فریضہ ہے وہ غیر مسلم رعایا کو
تحفظ فراہم کرے ان کے عقیدہ اور نظریات پر آنچ نہ آنے دیں ان کی عبادت خانوں کا تحفظ
کرے۔ لیکن بت شکنی کے اقدام کو اس زاویہ سے نہیں دیکھا جا سکتا کیونکہ اسلامی ریاست
کے فرائض میں ذمیوں کے مذہبی اقدار کو تحفظ فراہم کرنا اقلیت کے دائرہ تک محدود ہے۔
اسلام کہیں ایسے اقدام کی اجازت نہیں دیتا جس سے شعائر اللہ کی عظمت مجروح ہو یا دینی
اقدام کا تقدس پائے مال ہو بے شک تابعدار ذمیوں کی عبادت خانوں کو نقصان پہچانے کی
اجازت شریعت نہیں دیتی اور نہ عبادت خانوں میں رکھے گئے بتوں سے کوئی چھیڑ سکتا ہے
لیکن افغانستان کے موجودہ مجسمے اور بت کی حیثیت یہ نہیں تھی عام اسلامی ممالک میں رکھے
گئے بت ثقافتی ورثہ کا حصہ شمار ہوتا ہے مذہبی اعتبار سے اس کو تحفظ حاصل نہیں بلکہ علاقائی
برتنوں یا تاریخی یادگاروں کی طرح عجائب گھروں میں رکھے جاتے ہیں اس لئے بسا اوقات
تجارتی منڈیوں میں خرید کے لئے رکھے جاتے ہیں۔ اگرچہ اسلام بت فروشی کا قائل نہیں
اور اس کی آمدنی شریعت کی رو سے حرام ہے لیکن بین الاقوامی مارکیٹ میں اس کی خرید و
فروخت جاری ہے اس لئے عجائب گھروں میں علاقہ کی ثقافت کے حامل اشیاء یا برتنوں یا کسی
قدیم مالی سکہ جات کا ضائع کرنا کوئی جرم نہیں اور نہ ایسی اشیاء کی تضیع پر اقوام متحدہ یا کوئی
دوسرا ادارہ کوئی نوٹس لیتا ہے تو بتوں کے توڑنے پر اقوام عالم کا غصہ ہونا بے جاہ ہے۔ ہاں
اس سے انکار نہیں کہ افغانیوں کے اس اقدام سے ایک تاریخی ورثہ ضرور ضائع ہوا لیکن
اسلام اپنے ایسے تاریخی نوادرات کے تحفظ کا حکم نہیں دیتی۔ جس سے اسلام کی آفاقیت
متاثر ہو یا غیر اسلامی عقائد و افکار کو ترویج ملے۔ افغانستان کے چار ہزار علماء کا متفقہ فیصلہ
یقیناً درست فیصلہ ہے کہ طاقت حاصل ہونے پر یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ بتوں

صفایا کرے اور تاریخی ورثہ میں کسی ایسی چیز کو باقی نہ رکھیں جس سے اللہ تعالی کی وحدانیت اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت و محبت متاثر ہوتی ہو چنانچہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے وقت قدرت حاصل ہونے پر تین سو ساٹھ بتوں سے اللہ تعالی کے گھر کا صفایا کر کے ایک بہتر طریقہ کی رہبری فرمائی اور حضرت ابراہیم علیہ الصلواۃ والسلام نے غیر اللہ کی بے ثباتی کا عملی مظاہرہ کر کے قوم کے بتوں کو توڑ ڈالا اور پوری قوم کو سبق دیا کہ تمہارے معبود کچھ نہیں کر سکتے ان کی عبادت میں تم اور تمہارے آباؤ اجداد دھوکہ کھا کر چلے آرہے ہیں۔

بت شکنی کے اقدام سے بت کی پجاریوں کو یہ سبق سیکھنا چاہیئے کہ مسلمانوں کے عبادت خانوں اور مساجد کو چھیڑنے سے مسلمانوں کو تکلیف پہنچانے سے گریز کرنا چاہیئے۔ اس لئے خود اپنے ممالک مسلمانوں کو تحفظ دیکر جیو اور جینے دو کے فلسفہ پر عمل پیرا ہو ورنہ ایک دوسرے کے مذہبی معاملات میں دخل کے نتائج اس سے خطرناک ہو سکتے ہیں ایسی آگ جب ایک دفعہ لگے تو وہ پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لیکر ختم نہ ہونے والے اثرات چھوڑ جاتی ہے جو ایک دوسرے کے جینے کو حرام کر دیتی ہے۔

والعصر ان الانسان لفی خسر۔

محاسن القرآن

مفتی غلام الرحمٰن

واذاستسقی موسی لقومه فقلنا اضرب بعصاك الحجر فانفجرت منه اثنتا عشرة عينا قد علم كل اناس مشربهم كلوا وشربوا من رزق الله ولا تعثوا فی الارض مفسدين o

ترجمہ -اور یاد کرو جب موسی علیہ الصلواۃ والسلام نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا پس ہم نے کہا اپنے عصا سے فلاں پتھر مارو - پس اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے بے شک ہر جماعت اپنے پینے کی جگہ سے آگاہ تھی (ہم نے کہا) اللہ تعالی کے رزق سے کھاؤ اور پیو اور زمین میں فساد کرتے ہوئے نہ چلو۔

محاسن –

آٹھواں انعام ہے جو وادی تیہہ میں بنی اسرائیل پر کیا گیا - من و سلوی نازل کر کے ان کی خوراک کا مسئلہ پورا ہوا اور بادل سے چھت بنا کر مکان کی ضرورت پوری کی گئی پانی چونکہ انسان کی بنیادی ضرورت ہے اس لئے یہ بھی بنی اسرائیل کے لئے آزادی کے بعد اہم مسئلہ رہا چنانچہ قوم نے جب حضرت موسی علیہ السلام کی خدمت میں اس کی درخواست پیش کی تو آپ کو ایک خاص پتھر پر عصا مارنے کا حکم دیا - جونہی آپ نے عصا ماری تو پتھر سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے امام قرطبیؒ سعید بن جبیرؓ کے حوالہ سے لکھتے ہیں یہ وہی پتھر تھا جو موسی علیہ السلام کے کپڑے بھگا کر لے گیا تھا - یہ مربع پتھر تھا اس کے چاروں طرف سے تین تین چشمے نکلے بنی اسرائیل بارہ شاخوں میں پھیلے ہوئے تھے معاشرتی طور پر ہر کام میں انفرادیت کے خواہاں تھے اس لئے ایک جگہ سے اجتماعی طور پر پانی نہیں پیتے اللہ تعالی نے ان کے لئے بارہ چشموں کا بندوبست کیا تاکہ ہر ایک اپنی اپنی جگہ سے پانی پی سکے چنانچہ ہر

شاخ کو اپنی جگہ کی پہچان کوئی خاص مسئلہ نہ رہا اللہ تعالی نے فرمایا۔ میرا دیا ہوا رزق
سلوی کھا کر پانی پیو اور اس کا تقاضا ہے کہ زمین میں فساد برپا کرتے ہوئے نہ چلو بلکہ ا
آشتی اور اصلاح کے علمبردار ہو۔

پیغمبر کے ذریعہ پتھر سے پانی نکالنا اللہ تعالی کا دیا ہوا معجزہ ہے جب دل میں اللہ تعالی ک
قدرت کاملہ کا عقیدہ ہو اور پیغمبر کی عظمت سے دل معمور ہو تو ایسے عجیب کارناموں کا ظہور
ناممکن نہیں معجزہ اسی کا نام ہے کہ اللہ تعالی اپنے پیغمبر کے ذریعہ کوئی ایسا کارنامہ ظاہر کرے
جو عام شخص کے ادراک سے بالا ہو لیکن جب دل ایمان کے نور سے خالی ہو تو پھر پتھر سے
پانی کا نکلنا اس کے نزدیک محال کے مترادف ہے اس لئے جمہورہ مفسرین نے ایسے مقام پر
کوئی استحالہ پیش کرنے کے بغیر اس کی تفسیر کی ہے البتہ وہ لوگ جو عقل کے دائرہ میں بند ہو
کر ایمان کی حلاوت سے محروم ہیں وہ اس آیت کی تفسیر میں ایسی بے بنیاد توجیہات کا سہارا
لے رہے ہیں جو قرآن و حدیث سے متصادم ہیں وہ لکھتے ہیں کہ پانی کے لئے سوکھے پتھر پر
عصا مارنا کوئی معنی نہیں رکھتا اس لئے یہ کسی پتھر پر عصا کے سہارا سے چل کر اوپر سے پانی کی
رخ تبدیل کرنے کا حکم ہے جس سے پانی کی ضرورت پوری ہوئی لیکن یہ تعبیر رائے مذموم
کے اظہار کے سوا کچھ نہیں جس کی اجازت شریعت نہیں دیتی۔

قرآن نوع انسانی کو یہی حکم دیتا ہے جب تمہیں پانی کی ضرورت ہو تو اسباب میں لگنے کی
بجائے مسبب الاسباب کی طرف رجوع کرنا بہترین نسخہ ہے جس سے ہماری فقہ کی کتابوں
میں ﴿استسقاء﴾ سے تعبیر ہوتی ہے اگرچہ دوسرے ائمہ حتی کہ امام ابو یوسفؒ اور امام محمد
﴿استسقاء﴾ کے لئے باقاعدہ جماعت سے دوگانہ پڑھنے کے قائل ہیں لیکن امام ابو حنیفہ
اس باب میں جملہ روایات پر نظر رکھتے ہوئے فرماتے ہیں اس میں باقاعدہ باجماعت دو
رکعات پڑھنے کا حکم متعین نہیں حضرت سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ممبر پر بیٹھے
ہوئے جب کسی صحابی نے بارش نہ ہونے کی شکایت کی تو آپ نے وہیں دونوں ہاتھ اٹھا کر
دعا مانگیں کبھی خطبہ دیکر دعائیں دیں اس لئے صرف جماعت سے دو رکعات پڑھنے کا
خاص کرنا دوسری روایات سے صرف نظر ہے۔

۱۰ ر

شرعی احکام کی مصلحتیں

مفتی ذاکر حسن نعمانی

اللہ تعالی نے انسان کو اپنی قدرت و اختیار سے بلاشرکت غیرے پیدا فرما کر چند احکامات کا مکلّف بنایا۔ ان تمام احکامات میں شریعت کے نزدیک کچھ دنیاوی و اخروی مصلحتیں ملحوظ ہیں۔ یہ مصلحتیں اس وقت حاصل ہوتی ہیں جب ان احکامات پر عمل کیا جائے۔ اس مصلحت کو حکمت بھی کہتے ہیں۔

حکمت و مصلحت کی تعریف - کسی شرعی حکم پر عمل کے بعد حاصل ہونے والی غرض و غایت یہ غرض کبھی کسی منفعت کا حصول ہوگا کبھی کسی مفسدہ اور تنگی کا دور کرنا۔ اصول فقہ کی کتابوں میں حکمت اور مصلحت کی بحثیں ملتی ہیں۔ مسلم الثبوت اور اس کی شرح فواتح الرحموت، کتاب التحریر اور اس کی شرح تیسر التحریر میں علت کی بحث میں حکمت اور مصلحت کی تعریف اور مفہوم مذکور ہے۔ ملا بہاری مسلم الثبوت میں فرماتے ہیں۔ فصل فی العلة وهی هنا ماشرع الحكم عنده تحصيلاً للمصلحة وذالك مبنى على ان الاحكام معللة بمصالح العباد تفضلاً منه تعالى على عباده — علت کے وجود کے وقت حکم پر عمل ہوگا اور عمل سے بندہ کے لئے مصلحت بطور اثر اور نتیجہ کے مرتب ہوگی۔ گویا علت حکمت و مصلحت سے مقدم ہوگی۔ بحر العلوم علامہ عبد العلی فرماتے ہیں۔ وتحقيقه انه سبحانه تعالى لما كان حكيما لابدلا فعاله واحكامه غايات تترتب عليها ولما كان جوادا محضا رحمانا رحيما اقتضى جوده ورحمته ان يراعى مصالح مخلوقاته فلا جرم حكم على ما هو مقتضى المصالح - تحقیق یہ ہے کہ اللہ تعالی حکیم ہے اللہ تعالی کے احکام اور افعال کے غایات اور اثرات ضروری ہیں۔ اللہ رحمان، رحیم اور جواد (سخی) ہے اس کے جود اور رحمت کا تقاضا ہے کہ بندوں کی مصلحتوں کی رعایت کرے پس ایسے احکامات نافذ کئے جن میں مصلحتیں تھیں

(فواتح الرحموت ج ۲ ص ۲۶۰) شاہ ولی اللہؒ نے تو اس موضوع پر مستقل کتاب حجۃ اللہ البالغہ لکھی ہیں جس میں حکمت اور مصلحت فی الاحکام کو بطور فن کے پیش کیا ہے اس کتاب میں شرعی احکامات کی حکمتوں کے اصول اور فروغ بیان کر دئے جن کو وہ علم اسرار الدین سے تعبیر کرتے ہیں۔

فرماتے ہیں۔وان ادق الفنون الحدیثیة باسرھا عندی واعمقھا عندی وارفعھا مناراً واولی العلوم الشرعیة عن آخرھا فیما ادی واعلاھا منزلة واعظمھا مقداراً ھو علم اسرار الدین الباحث عن حکم الاحکام ولمیاتھا واسرار خواص الاعمال ونکاتھا۔ میرے نزدیک تمام حادث علوم میں سب سے زیادہ دقیق اور سب کی اصل اور سب سے بلند تر اور تمام علوم شرعیہ سے بہتر اور منزلة میں اعلی اور قدر و قیمت میں سب سے بڑھ کر علم اسرار دین ہے جس میں احکام کی حکمت اور ان کی وجہ اور خواص اعمال کے اسرار اور نکات بیان ہوتے ہیں۔ مولانا اشرف علی تھانویؒ نے بھی اس موضوع پر اردو زبان میں بنام ﴿المصالح العقلیه للاحکام النقلیه﴾ ایک کتاب لکھی ہے احکام اسلام عقل کی نظر میں

شرعی احکامات پر عمل کی وجہ۔ کسی حکم شرعی پر عمل کی اصل وجہ نص شرعی ہے یعنی اللہ اور اس کے رسول کا فرمان۔جب اللہ تعالی اور اس کے رسول کی طرف سے کوئی حکم آجائے تو ایمان و محبت کا تقاضا یہ ہے کہ بلاچوں وچرا سر تسلیم خم کر دینا چاہئے۔ سی حکم کی حکمت و مصلحت سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔یہ بات صحیح نہیں کہ پہلے ہمیں حکم کی کمت سمجھاؤ اس کے بعد عمل کریں گے۔شاہی فرمان کے سامنے گھٹنے ٹیکنا ہی فلاح و بات ہے دنیاوی حکومتوں اور سرکاری اداروں کے قواعد و ضوابط دیکھ لیں۔ جن پر عمل ے دنیاوی نظام درست ہے۔سب لوگ بلاچوں وچرا اس پر عمل کرتے ہیں۔حالانکہ بعض امات حکمت سے خالی ہوتے ہیں۔یا صحیح حکمت پر مبنی نہیں ہوتے۔یا کوئی صحیح حکمت ی ہے لیکن لوگ اور ملازمین ان قواعد پر عمل میں ہی اپنی خیریت و عافیت سمجھتے ہیں

اکثریت ان قواعد کی حکمتوں کو تلاش نہیں کرتی۔صرف عمل کرتے ہیں۔مثلاً آرمی (فوج) ایک ادارہ ہے اس کے کچھ قواعد و ضوابط ہیں ایک ضابطہ یہ ہے کہ چھوٹے رینک اور عہدہ والا بڑے عہدہ دار کے سامنے سلوٹ کرے گا۔پچاس سالہ فوجی اور صوبیدار پچیس سالہ کپتان کے سامنے سلوٹ کرتا ہے۔کپتان کرسی میں بیٹھا ہوتا ہے کبھی سلوٹ کا جواب سر ہلا کر دیتا ہے کبھی خاموش رہتا ہے اور سلوٹ کرنے والا ادھیڑ عمر کا فوجی خاموش اور متوجہ کھڑا رہتا ہے کہ صاحب کیا حکم صادر کریں گے۔اگر یہ سلوٹ کرنے والا فوجی افسر کے ساتھ حجت بازی شروع کر دے کہ میں تیرے باپ کی عمر کا ہوں اور تو میرے بیٹے کی جگہ ہے میں عمر میں بڑا اور تو چھوٹا بیٹا اور چھوٹا باپ اور بڑے کی تعظیم کرتا ہے یہ کیسی تعظیم ہے کہ میں کھڑا اور تو آرام سے بیٹھا ہے تجھے شرم نہیں آتی۔تجھے کسی نے بڑوں کی تعظیم نہیں سکھائی بد تمیز بے وقوف۔اس حجت باز فوجی کا نتیجہ کیا ہوگا سیدھا کوارٹر گارڈ بھیج دیں گے۔خدا جانے اس فوجی قانون میں کیا حکمت ہے لیکن بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ فوجی افسر عہدہ اور تعلیم میں بڑا ہے اس کی اہمیت زیادہ ہے اس کے کام عام فوجی سے زیادہ اہم اور دوررس ہوتے ہیں افسر بڑا کام کرے گا اور عام فوجی چھوٹا کام کرے گا۔ان میں امتیاز ضروری ہے تاکہ ایک دوسرے پر حکم چلا سکیں اگر یہ امتیاز نہ ہو تو ایک دوسرے کے حکم کی تعمیل مشکل ہو جائے گی۔اس امتیاز کی ایک نشانی چھوٹے رینک والے کا بڑے رینک والے کو سلوٹ ہے اسی طرح آرمی کی اپنی یونیفارم ہے اگر کوئی فوجی کہے کہ مجھے اس یونیفارم کی حکمت سمجھاؤ تب وردی پہنوں گا ورنہ نہیں میں تو جو لباس چاہوں وہ پہنوں گا کیونکہ مقصد کام اور نوکری سے ہے وردی کا اس میں کیا دخل ہے اس فوجی کو بھی سزا دی جائے گی۔اس وردی میں ظاہری حکمت یہ ہے کہ ایسا لباس کسی شي کے ساتھ الجھتا نہیں۔اس میں دوڑنا وغیرہ آسان ہوتا ہے یکسانیت اور فوجی کی نشانی ہے بلکہ بعض قواعد کی خلاف ورزیوں کی وجہ سے فوج سے باغی متصور کیا جاتا ہے جس کی سزا پھانسی ہوتی ہے۔غرض حکم پر عمل کے لئے حکمت اور اس کی سمجھ کا انتظار صحیح نہیں۔اسی لئے کہتے ہیں آرڈر از آرڈر۔یعنی اصل شي حکم ہے جب حکم مل

Scanned with CamScanner

چکا ب کا ہے کی دیر ہے۔

حکمتوں کے پیچھے پڑنے کا نقصان ۔ اگرچہ ہر حکم میں حکمت کا لحاظ ہو ہے لیکن عام لوگوں کے ذہن ان حکمتوں تک نہیں پہنچ سکتے ۔ عام لوگوں کو فوراً حکم شرعی پر لبیک کہنا چاہیئے ۔ اگر عام لوگوں کو تلاش حکمت کی عادت پڑ گئی تو عمل میں سستی آجائے گی۔ اول حکمت تلاش کریں گے پھر عمل کریں گے سستی کے ساتھ تاخیر ہوگی اور تاخیر سے ترک حکم کی نوبت آکر رضا الہی سے محروم ہو کر اللہ کے غضب کا مستحق ہو جائے گا۔ جس طرح دنیاوی نظم و نسق کے قواعد پر عمل پیرا ہیں اسی طرح شریعت کے احکامات پر آنکھیں بند کر کے عمل کریں۔

حکمتوں کے فوائد ۔ عام لوگ تو شرعی احکامات کی حکمتوں کو نہیں سمجھتے لیکن کچھ ایسے خواص ہیں جو ان حکمتوں کو سمجھتے ہیں اور بیان کرتے ہیں بعض احکامات کی حکمتیں تو خود شریعت میں مذکور ہیں مثلاً نماز پڑھنے کا اثر یہ ہے کہ بے حیائی اور امر منکر سے بچ کر رہے گا یا نماز سے اللہ کی یاد تازہ رہے گی ۔ اقم الصلوة لذکری ۔ اسی طرح علماء بھی حکمتیں بیان کرتے ہیں ۔ شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں زکوۃ اس لئے مشروع ہے کہ فقراء کی حاجت پوری ہو اور بخل کی رذالت دور ہو ۔ روزہ اس لئے شروع ہوا کہ نفس مغلوب ہو جائے ۔ حج شعائر اللہ کی تعظیم کے لئے شروع ہوا حدود کفارات کی مشروعیت گناہوں سے زجر کے لئے ہے۔

شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں ۔ بخدا یہ وہ علم ہے کہ جس کو خدا نصیب کرے وہ فرض عبادات سے فراغ کے بعد اپنے تمام عزیز اوقات اسی میں صرف کرے اور اسی کو اپنا توشہ آخرت بنائے ۔ کیونکہ اس علم کی بدولت آدمی شریعت کے حقائق پر مطلع ہو جاتا ہے اس علم کی برکت سے انسان تاریکی میں لکڑیاں چننے اور پانی میں غوطہ لگانے سے محفوظ رہتا ہے اور ماہر ر توندی (چندی) اونٹی کی طرح ٹیڑھا نہیں چلتا ۔ اور نہ اندھے گھوڑے کو سواری بناتا ہی اسی علم کے طفیل مومن کو خدا کی طرف سے بصیرت حاصل ہو جاتی ہے وہ بمنزلہ اس شخص کے ہو جاتا ہے جس کو کوئی طبیب حاذق سنکھیا کھانے سے منع کرے کہ وہ قاتل ہے تو وہ شخص اس کی

تصدیق کرے اور پھر اپنے فرائض سے یہ دیکھے کہ در حقیقت سنکھیا کی حرارت اور خشکی ایسی غایت درجہ کی ہوتی ہے کہ مزاج انسانی کو فاسد کر دیتی ہے تب اس شخص کو حکیم کے قول پر یقین زیادہ ہو جائے گا ۔ شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اعمال شرعیہ میں کوئی حکمت نہیں ۔ اور نہ اعمال و جزا میں کوئی مناسبت ہے ۔ جیسے کوئی آقا اپنے نوکر کو اس کی فرمانبرداری کا امتحان لینے کے لئے یونہی بلا فائدہ کسی پتھر کے اٹھانے یا کسی درخت کو ہاتھ لگانے کا حکم دے پھر اگر وہ اطاعت کرے تو اس کو جزا دے اور اگر نافرمانی کرے تو سزا دے لیکن یہ گمان بالکل غلط ہے اور سنت و اجماع خیر القرون اس کی تردید کرتا ہے ۔ حاصل یہ کہ ان اعمال میں ضرور حکمتیں ملحوظ ہیں ۔ ان کی صحیح حکمتیں سامنے آنے کے بعد کسی کو اعتراض کی گنجائش بھی نہیں رہتی ۔ نص اور علت سے تو صرف حکم کا لزوم ثابت ہوتا ہے ۔ لیکن حکمت بیان کرنے سے عقل مجبور ہو جاتی ہے کہ واقعی یہ حکم صحیح ہے آج اپنے اور پرائے اسلامی احکامات پر اعتراضات کر رہے ہیں کوئی نماز کا مذاق اڑا رہا ہے کوئی قربانی کو مال کا ضیاع کہتا ہے کوئی حج کا مسخرہ اڑا رہا ہے کہ فضول رقم ضائع کر رہی ہیں کوئی حدود و قصاص کو وحشیانہ قوانین بتا رہا ہے سمجھدار اور پختہ علماء اگر حجۃ اللہ البالغۃ کو بنیاد بنا کر اس موضوع پر کام کریں تو معترض دنیا کی زبانیں بند ہو جائیں گے مثلاً ڈاکٹر معروف دوالیبی نے مولانا مفتی محمودؒ سے فرمایا کہ رجم کی کیا حکمت ہے فوراً سر قلم کر دیں ۔ مفتی صاحب نے فرمایا ہو سکتا ہے گواہ جھوٹے ہوں ملزم کو پتھر لگا اس کے زخم اور خون کو دیکھ گواہ کو ترس آگیا اور فوراً بول اٹھا ۔ میں نے جھوٹی گواہی دی ہے رجم فوراً روک دیا جائے گا اور اگر تلوار سے فوراً گردن اڑا دی تو بعد میں گواہ کی چیخ و پکار کا کوئی فائدہ نہیں معصوم جان ضائع ہو گئی ۔ ایک صاحب نے مجھ سے سوال کیا کہ فرض نماز کا درجہ سنت نماز سے بڑا ہے حالانکہ سنت کی چاروں رکعتوں میں فاتحہ کے بعد قرأت فرض ہے اور فرض نماز کی آخری دو رکعتوں میں قرأت فرض نہیں اس کے برعکس ہونا چاہیئے اس لئے کہ فرض کا درجہ بڑا ہے میں نے کہا فرض اجتماعی نماز ہے اور سنت انفرادی ۔ اجتماعی نماز میں کمزور، ضعیف، مسافر، بیمار وغیرہ ہوتے

Scanned with CamScanner

ہیں سب کی رعایت اس صورت میں ہو گی کہ نماز مختصر پڑھی جائے-ویسے بھی امام کو
ہے کہ لمبی نمازیں پڑھاکر قوم کو فتنہ میں نہ ڈالے-اگر فرض کے آخری رکعتوں میں قرأ
فرض ہو جاتی تھی نماز خوب لمبی ہو جاتی جو مذکورہ افراد کے لئے دشوار ہو جاتی بعض اوقا
کسی کو جلدی ہوتی ہے خواہش ہوتی ہے کہ فرض جماعت کے ساتھ ادا کر کے نکل جائے
لوگوں کا فائدہ اس میں تھا کہ فرض نماز لمبی نہ ہو اور سنت نماز انفرادی ہے ہر ایک کی مرضی
ہے زیادہ وقت میں پڑھے یا کم وقت میں قرأت زیادہ پڑھے یا کم اپنے برداشت کے مطابق
پڑھے-جبکہ فرض نماز میں ہر نمازی کی قوت برداشت، وقت، ضروریات وغیرہ مختلف ہوتی
ہے سب کی رعایت اس میں تھی کہ فی نفسہ بھی مختصر ہو اور امام کو بھی تعلیم دے دی کہ سب
کی رعایت کرو-اس کے بعد وہ صاحب کہنے لگا واقعی آپ کی بات ٹھیک ہے-

اس علم کی بنیاد -شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں بعض اسرار حضورؐ نے خود بیان فرمائے
ہیں-مثلاً ظہر کی پہلی چار رکعت کے بارے میں فرمایا اس وقت آسمانوں کے دروازے کھلتے
ہیں لہذا میں چاہتا ہوں کہ میرا عمل صالح اس وقت اوپر جائے-جو شخص سو کر اٹھے اس کو
ہاتھ دھونے کے لئے فرمایا اور وجہ یہ بیان فرمائی کہ اس کو معلوم نہیں ہوتا کہ رات کو اس کا
ہاتھ کہاں رہا-رمی جمار کے بارے میں فرمایا اس میں یاد الہی ہے کسی کے گھر میں نظر نہ
ڈالنے کی وجہ یہ بتائی کہ اجازت لینے سے مقصود بھی یہ ہے کہ اچانک گھر والوں پر نظر نہ پڑ
جائے-اسی طرح ابن عباس نے جمعہ کے روز غسل کرنے کی مصلحت بیان کی-زید بن
ثابتؓ نے پھلوں کی فروخت ان کی پختگی سے پہلے ممنوع ہونے کا سبب بیان کیا-

احتیاط - فرماتے ہیں کہ سنت نے یہ بات واجب کر دی کہ جب کوئی حکم صحیح روایت
سے ثابت ہو جائے تو اس کی فوراً تعمیل ضروری ہے اس کی مصلحت معلوم کرنے پر عمل کو
موقوف نہ رکھے-کیونکہ بہت سے لوگوں کی عقلیں احکام کی مصلحتوں کو دریافت کرنے سے
قاصر ہیں-نبی کریمؐ کی عقل ہماری عقلوں سے زیادہ معتبر ہے-اس لئے یہ علم نااہلوں کے
سطے قابل تعلیم نہ سمجھا گیا-(حجۃ اللہ البالغہ) شاہ صاحب نے ایک اور بڑی قیمتی بات کہی

ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ شرع طبیب کی طرح صرف اعمال کے خواص اور مرض کے
انواع بیان نہیں کرتی کہ شرع کو اعمال کو حلال یا حرام کرنے کا دخل نہ ہو اور نہ شرع بلا
مصلحت و مناسبت کے تحریم و تحلیل کرتی ہے کہ عقل کو بالکل دخل نہ ہو-خلاصہ یہ کہ حکم
کا وجوب یا حرمت شرع کی طرف سے ہے اور اس کی حکمت و مصلحت عقلی ہوگی-حکمت کی
وجہ سے وجوب نہ ہوگا بلکہ وجوب و حرمت از جانب شروع ہوگا- عقل کا یہ مطلب ہے کہ
عقل اس کو خلاف عقل نہ جانے گی اگر عقل اس مصلحت کو نہ سمجھ سکے-یا معلوم نہ کر سکے
-یا کسی نے بیان نہ کی ہو پھر بھی حکم پر عمل اپنے درجہ کے موافق ضروری ہوگا-

حکمت کی تعین - حکمتیں عام ہیں دنیاوی ہوں یا اخروی، محسوس ہوں یا غیر
محسوس لیکن یہ خیال رکھنا ہوگا کہ حکم کی شان کے مناسب ہو-کسی بڑھیا اور اعلی حکم میں
گھٹیے فوائد اور حکمت نکالنا اور تلاش کرنا بے وقوفی اور حماقت ہے-شرعی احکامات کی اعلی
بہترین، مناسب اور عقل کے نزدیک حکمتیں حجۃ اللہ البالغہ، احکام اسلام عقل کی نظر میں یا
دیگر کتابوں میں مذکور ہیں-اول ان کا مطالعہ کیا جائے اس کے بعد حکمت کی تعین میں
سہولت ہوگی-شریعت کے اونچے اور اعلی و پاکیزہ احکامات میں گھٹیا حکمتیں اور فوائد بیان کرنا
شریعت کا مذاق ہے-اغیار شرعی احکامات کا مذاق اڑائیں گے-مادہ پرست دین اور شریعت
کے علم اور روح سے نابلد لوگ شرعی احکامات کی حکمتیں بیان کرتے رہتے ہیں جو حقیقت
میں احکام شرعیہ کا مذاق ہے-مثلاً نماز کے ایسے فوائد بیان کرتے ہیں جو ورزش کے ہیں-
اس لئے بعض کم فہم، بد فہم، یا کج فہم نماز کو بہترین ورزش کہتے ہیں یا ایک بہترین پریڈ ہے
کوئی جسمانی فوائد بیان کر رہا ہے کوئی طبی-حج ایک بین الاقوامی اسلامی کانفرنس ہے-آپس
میں سر جوڑ کر عالم اسلام کے مسائل حل کرنے کا زریں موقع ہوتا ہے-ممکن ہے یہ اثرات
ان عبارات پر مرتب ہوتے ہوں لیکن یہ گھٹیا فوائد ہیں-اگر قیمتی دوشالہ کا کوئی یہ فائدہ بیان
کرے کہ بوقت ضرورت اس سے ایندھن کا کام لیا جا سکتا ہے تو ٹھیک ہے لیکن دوشالہ کا
اصل فائدہ اوڑھنا ہے کرنسی کا اصل کام آلہ تبادلہ ہے اگر کوئی زیادہ کرنسی جمع کر کے

Scanned with CamScanner

ایندھن کے طور پر استعمال کرے تو چائے پک سکتی ہے اگر کوئی اخبار میں مضمون لکھے
کرنسی کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ بوقت ضرورت اس سے ایندھن کا کام لیا جا سکتا ہے
بندوق کا اصل فائدہ صحیح غرض کے لئے فائر کرنا ہے اگر کوئی مضمون لکھ دے کہ بندوق سے
ڈنڈے کا کام بھی لیا جا سکتا ہے۔ صدر ہاؤس میں سربراہ مملکت رہتا ہے۔ اس کا ایک فائدہ
بھی ہے کہ بوقت ضرورت اس کو جیل بنا کر اس میں قیدی رکھے جا سکتے ہیں تو لوگ اس
شخص کو پاگل سمجھیں گے۔ شرعی احکامات کے ایسے مادی گھٹیا فوائد بیان کرنے کی وجہ سے
بعض لوگ ان احکامات پر انہی فوائد کے حصول کے لئے عمل کرتے ہیں نیت بگڑ جاتی ہے
یہ بات نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالی رحیم کریم اور خالق کائنات کا حکم ہے اللہ
تعالی کی اور حکم شرعی کی عظمت دل سے نکل جاتی ہے حکم شرعی دیگر دنیاوی کاموں اور ان
مرتب ہونے والے مادی فوائد کی طرح معلوم ہوتا ہے جی چاہا تو عمل کر لیا ورنہ ایک دنیاوی
عمل کی طرح ترک کر دیا۔ جس کا کوئی نقصان نہیں ہوتا۔

علماء کرام کی ذمہ داری - عقل پرست اور عقلیت پسند لوگ ہر دور میں
رہے ہیں لیکن ہم جس دور سے گزر رہے ہیں یہ مادہ پرستی اور عقل پرستی کا عروج دور ہے
مذہب سے ہٹ کر لوگ ہر بات اور حکم خواہ شرعی کیوں نہ ہو عقل کے ترازو میں تولتے ہیں
- عقل اپنی جگہ صحیح حاکم ہے بری نہیں اسلام میں اس کی بڑی قدر ہے قرآن میں عقل کا مادہ
بہت جگہ استعمال ہوا ہے احکامات کے بیان کے ساتھ افلا تعقلون کا جملہ کئی بار آیا ہے۔ مجنون
پاگل، بچہ اور سویا ہوا شخص مرفوع القلم ہوتا ہے اس لئے کہ ان حالتوں میں ان کی عقل کام
نہیں کرتی۔ نزول وحی سے قبل انسان ہر معاملہ میں عقل کا ہی پیروکار تھا اب بھی بھلے برے
کی تمیز میں عقل کی حاکمیت چلتی ہے عقل فیصلہ کرتی ہے کہ یہ دنیاوی شی فائدہ مند ہے یا
نقصان والی۔ سامنے کھڈا آئے تو راستہ بدل دو۔ بجلی کے چالو تار میں کرنٹ ہے ہاتھ نہ لگاؤ
آگ سے بچ کر رہو۔ سانپ بچھو جیسے خطرناک اور زہریلے جانوروں سے جان بچاؤ۔ کڑوی اور
زہریلی شی نہ کھاؤ۔ میٹھی اور مزیدار چیز کھاؤ اس کے ساتھ اللہ تعالی نے وحی کو انسان پر حاکم

بنا دیا۔ اب حاکم وحی کا حکم عقلی حکم کے خلاف نہ ہوگا۔ کیونکہ ایک شخص دو بادشاہوں کے
متضاد احکام پر عمل نہیں کر سکتا۔ ایک کہے کھاؤ دوسرا کہے نہ کھاؤ تو عمل مشکل ہو جائے گا۔
عقل کہے کہ میٹھی ہے وحی کہے کہ کڑوی ہے عقل کہے دو دونی چار اور وحی کہے دو دونی پانچ۔
عقل کہے آگ جلاتی ہے اور وحی کہے آگ نہیں جلاتی۔ ایسے تضادات موجود نہیں۔
بہر حال وحی خلاف عقل حکم نہیں کرتی یہ الگ بات ہے کہ ایک عقل شرعی حکم کا ادراک
نہیں کر سکتی کہ یہ حکم کیوں دیا۔ کیا حکمت ہے کیا فائدہ ہے۔ پانچویں کلاس کا ایک طالب
علم ایم اے لیول کے حساب کے مسئلہ کو نہیں سمجھ سکتا ہے۔ پانچویں کلاس کا طالب اگر کہے
کہ ریاضی کا یہ مسئلہ اپنی جگہ صحیح اور ثابت ہے لیکن میری عقل اور سمجھ میں ابھی نہیں آسکتا
اس لئے کہ میری عقل کمزور اور کم ہے۔ جب عقل بالغ ہو جائے۔ سمجھ بوجھ میں اضافہ ہو
جائے فن میں مہارت حاصل کر لوں تو مسئلہ کی حقیقت کو جان لوں گا تو اس چھوٹے طالب
علم کی یہ بات صحیح ہے۔ لیکن اگر یہ طالب علم یوں کہے کہ ایم اے لیول کا ریاضی والا مسئلہ فی
نفسہ غلط ہے اس لئے کہ میری سمجھ میں نہیں آتا تو یہ بات بالکل غلط بات ہوگی۔ ریاضی کا یہ
مسئلہ فوق العقل ہے لیکن خلاف عقل نہیں۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ عقل کو یہ اجازت
نہیں کہ کسی بات کے بارے میں جائز ناجائز حلال اور حرام کا حکم دے بلکہ اس بارے میں وحی
کی حاکمیت چلے گا۔ اس لئے کہ عقلیں بے شمار ہیں اور سب میں سمجھ بوجھ کے لحاظ سے تفاوت
بھی ہے تو کسی حکم کے بارے میں بے شمار حاکم مسلط ہو جائیں گے۔ اور بے شمار متضاد احکام
نکل آئیں گے۔ عقل اس معاملے میں وحی کے تابع ہو کر رہے گی۔ وحی اس کو جو حکم کرے
اس کو بلا چون و چرا تسلیم کر لے۔ سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔ نجات اسی میں ہے۔ شاہ ولی اللہ
نے حجۃ اللہ البالغہ میں جو بات بیان کی ہے وہ یہ ہے کہ حکمتوں کے بیان کے ساتھ وحی کے
احکامات کا پتہ چلتا ہے کہ یہ خلاف عقل نہیں۔ ان میں ایسے روحانی جسمانی معنوی اور حسی
فوائد ہیں جن کو عقل بھی تسلیم کرتی ہے۔ تو علماء کرام کے اس دور میں بری ذمہ داری یہ
بنتی ہے کہ حجۃ اللہ البالغہ، اسلامی احکامات عقل کی نظر میں (مولانا تھانویؒ) حکمۃ التشریع و

Scanned with CamScanner

فلسفہ (شیخ علی احمد جرجاوی) کی کتابوں کا عمیق مطالعہ کر کے مادہ پرست اور عقل پرست عقلیت پسند لوگوں کے سامنے اسلامی احکامات کے ایسے پاکیزہ روحانی، جسمانی، دنیاوی اخروی، حسی و معنوی مصلحتیں اور حکمتیں بیان کریں کہ لوگوں کے دلوں میں اللہ اور اس کے پیارے رسول کے احکامات کی عظمت و محبت پیدا ہونے کے ساتھ ان پر عمل کے لئے شوق و رغبت عمل کا جذبہ موجزن ہو جائے اور احکامات پر علی وجہ البصیرت عمل کر کے دین و دنیا کی تمام بھلائیاں سمیٹ لیں۔اور یہ اسلام کے اس دور میں بہت بڑی خدمت ہوگی۔ ورنہ نااہل بے عمل مادہ پرست اور عقل پرست و عقل پسند لوگ ان احکامات کے گھٹیا اور مادی اور صرف دنیاوی فوائد بیان کریں گے۔اگر وہ فائدہ مرتب ہو رہا ہے تو عمل بھی ہو رہا ہے ورنہ نہیں۔ظاہر بات ہے کہ بھینس لوگ دودھ مکھن اور گھی کے لئے خریدتے ہیں یہ بھینس کے اعلی مقاصد ہیں۔اور بھینس خریدنے کی حکمت بھی ہے۔اگر کوئی شخص تقریر یا تحریر سے لوگوں پر زور دے کہ اے لوگو بھینسیں خریدو گوبر ملے گا۔اس کو ذبح کر دیا تو ہڈی اور چمڑا مفید صنعت میں کام آئے گا۔

اور بھینس کے اعلی و مفید مقاصد کو بیان نہ کرے تو سب لوگ اس شخص کو پاگل سمجھیں گے کہ بھینس خریدنے میں اعلی مقاصد و فوائد کے ہوتے ہوئے کون گوبر اور ہڈی و چمڑے کی نیت کرے گا۔اور اگر کوئی کہے کہ نہیں میں تو گوبر اور ہڈی کھال کے حصول کے لئے ہی خریدتا ہوں تو کوئی شک نہیں یہ تینوں چیزیں اس کو مل سکتی ہیں لیکن اس شخص کو فائدہ بہت کم ملے گا۔وہ فائدہ نہیں ملے گا جو دودھ، مکھن اور گھی میں ہے۔اسی طرح اگر ایک شخص کہے کہ میں نماز ورزش کی خاطر پڑھتا ہوں تو کوئی شک نہیں کہ زیادہ رکعات پڑھنے سے ورزش والا مقصد پورا ہو سکتا ہے لیکن یہ شخص ثواب سے محروم رہے گا ہر چیز میں اعلی اور گھٹیا فوائد موجود ہیں لیکن اس چیز سے اعلی فوائد کے حصول کے لئے اپنی صلاحیت، جان، مال، وقت وغیرہ کو خرچ کرنا چاہیئے اور ساتھ ان اعلی وارفع فوائد کے حصول کی نیت کرے۔گھٹیا فوائد کے حصول کے لئے جان، مال، وقت اور صلاحیت خرچ کرنا بڑی بے وقوفی ہے۔ حالانکہ بعض اوقات یہ گھٹیا فوائد خود ہی مرتب ہو جاتے ہیں۔مثلاً بھینس دودھ دے گی

ساتھ گوبر بھی دے گی۔دودھ کے قابل نہ رہی تو ذبح کے بعد کھال، گوشت اور ہڈی مل جائے گی۔قیمتی نیا دوشالہ پرانا ہو جائے تو جلا سکتے ہیں ایندھن کا کام دے گا پرانے چیتھڑوں کی طرح ہر شي کی صفائی کے کام آسکتا ہے لیکن ابتداء اگر کوئی نئے دوشالے کو دیکھ کر کہے کہ اس سے تو پرانے چیتھڑے کام بھی لیا جا سکتا ہے۔بتانا مالک جی اس چیتھڑے کی کیا قیمت ہے تو اگر مالک میں ہمت ہو تو اس کو چند تھپڑ رسید کرے گا۔نیا دوشالہ ہزاروں روپیہ میں بکتا ہے اور پرانا چیتھڑا چند ٹکوں، مفت یا کہیں کوڑا کرکٹ کے ڈھیر پر پڑا ہوا مل جاتا ہے۔نماز سے ورزش کا مقصد خود بخود پورا ہو جاتا ہے لیکن مقدس عبادت میں یہ گھٹیا نیت بالکل غلط ہے۔الحاصل اگر علماء کرام نے شرعی احکامات کی صحیح حکمتیں بیان کیں تو لوگ اسلام کے قریب ہو کر اس کو سچا اور حق مذہب سمجھیں گے۔مادہ پرستی سے متاثر مسلمان اسلام سے دور نہیں ہوں گے۔شکوک و شبہات کی کالی گھٹائیں چھٹ جائیں گی اغیار کے اغواء سے بچ جائیں گے۔ہر ملک و ہر مذہب والوں کے ساتھ رہتے ہوئے اسلامی احکامات پر سختی سے عمل پیرا ہوں گے مذہبی پیشواؤں اور عوام کے مابین محبت کی فضا قائم ہو جائے گی۔

شرعی احکامات کے اسرار و حکمتیں جاننا اور معلوم کرنا صرف علماء کرام کا کام ہے اس لئے کہ یہ حضرات شریعت کی روح اور مزاج سے واقف ہوتے ہیں۔احکامات کی علتیں بھی یہی حضرات جانتے ہیں اور حکمتیں بھی۔یہ ڈاکٹر، وکیل، پروفیسر، سائنسدان اور کسی صحافی و دانشور کا کام نہیں ان حضرات کا کام صرف امتثال امر (حکم و آرڈر کی پابندی) ہے۔ان حضرات اور عوام کو چاہیئے کہ شرعی احکامات کی عظمت اور محبت کے ساتھ صرف پیروی کریں۔باقی رموز و اسرار اور حکمتیں بیان نہ کریں۔کیونکہ عموماً ایسی حکمتیں بیان کرتے ہیں جن سے شرعی احکامات کی عظمت اور ان کے ساتھ محبت باقی نہیں رہتی جس کی وجہ سے لوگوں کے عمل کا جذبہ کمزور ہو جاتا ہے یا صرف ان گھٹیا حکمتوں اور فوائد کے حصول کے لئے عمل کریں گے۔اللہ کے حکم کی پابندی اور ثواب کا تصور ختم ہو جائے گا۔اس مطلوبہ فائدے کی ضرورت ہوئی تو عمل کریں گے ورنہ نہیں۔

دارالافتاء

مفتی غلام الرحمٰن

طواف کے چند مسائل

سوال- طواف کرتے وقت چادر کو دائیں بغل کے نیچے کر کے بائیں کندھے پر ڈالنا کیا حکم رکھتا ہے اور اس کا طواف کرتے وقت کب تک رکھنا چاہیئے

طواف کرتے وقت کون سی دعائیں پڑھنا چاہیئں اگر کسی شخص کو عربی میں دعا یاد نہ ہو تو اس کا نعم البدل کیا ہے تاکہ طواف کرتے وقت اختیار کیا جائے-

مکہ مکرمہ میں رہتے وقت کون سی عبادت زیادہ بہتر ہے تاکہ اس کا اہتمام ہو سکے-

بینوا توجروا

ڈاکٹر فصیح الزمان حیات آباد پشاور

الجواب وباللہ التوفیق

(۱) طواف کرتے وقت چادر دائیں بغل کے نیچے کر کے بائیں کندھے پر ڈالنا ﴿اضطباع﴾ کہلاتا ہے ایسے طواف میں یہ سنت ہے جس طواف کے بعد صفاومروہ کے درمیان سعی کرنا پڑے مثلاً عمرہ کے طواف حاجی کے لئے طواف قدوم یا طواف زیارت جس کے بعد سعی ہو اور طواف کرنے والا احرام میں ہو کیونکہ عام کپڑے پہن کر سعی نہیں کی جا سکتی پھر اضطباع طواف کرتے وقت تمام چکروں میں سنت ہے طواف سے قبل یا طواف کے بعد اصطباغ کی ضرورت نہیں عام لوگ احرام باندھ کر بیت اللہ پہنچنے سے قبل اضطباع کا جو اہتمام کرتے ہیں یہ شرعی احکام سے ناواقفیت کی وجہ ہے بلکہ طواف سے فارغ ہو کر یہ کیفیت باقی نہیں رکھی جائے گی طواف کے دوگانہ پڑھتے وقت چادر درست کر کے اضطباع کی ضرورت نہیں فقہ حنفی کے نامور عالم ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں-

واعلم ان الاضطباع سنة فی جمیع أشواط الطواف ------ اذا فرغ من الطواف یترك الاضطباع حتی یصلی الرکعتن بدون الاضطباع ومع الاضطباع مکروہ لکشف المنکبین فیه ------ والاضطباع سنة فی کل طواف بعدہ سعی کطواف القدوم و العمرة ، وطواف الزیارة علی تقدیر تاخیر السعی ویفرض انه لم یکن لابساً

(المناسك ملا علی قاری / ۱۲۹)

ترجمہ - جان لے کہ اضطباع طواف کے تمام چکروں میں سنت ہے - جب طواف سے فارغ ہو تو اضطباع نہیں کیا جائے گا یہاں تک دو رکعات پڑھتے وقت اضطباع مکروہ ہے کیونکہ اس میں نماز پڑھتے وقت کندھا کھلا رہے گا------ پھر اضطباع پر اس طواف کے بعد سنت ہے جس کے بعد سعی ہو جیسا کہ طواف قدوم ، عمرہ کا طواف اور طواف زیارت جب اس کے بعد سعی ہو اور فرض کیا جائے طواف کرنے والے نے عام لباس نہیں پہنا ہو-

طواف کرتے وقت جو دعا بھی کی جائے اس میں کوئی حرج نہیں تاہم جب کوئی خاص دعا یاد نہ ہو تو درود شریف کا ورد زیادہ بہتر ہے کیونکہ یہ بہترین عبادت ہے ملا علی قاری نے طواف کرتے وقت مندرجہ ذیل دعاؤں کی نشاندہی کی ہے-

حجراسود سے گزر رکن عراقی تک یہ دعا پڑھے

اللهم هذا البیت بیتك ، وهذا الحرم حرمك ، وهذا الامن امنك وهذا المقام مقام العائذبك من النار ، اللهم قنعنی بمارزقتنی وبارك لی فیه ، واخلف علی کل غائبة لی بخیر ، لا اله الا الله وحده لا شریك له ، له الملك وله الحمد ، وهو علی کل شئی قدیر

جب رکن عراقی کے سامنے سے گزرے تو بغیر کسی اشارہ کے یہ کلمات پڑھے-

اللهم انی اعوذبك من الشك ، والشرك ، والنفاق ، واشقاق وسوء الاخلاق وسوء المنقلب فی المال والاهال والولد

میزاب الرحمۃ کے سامنے ہو کر یوں پڑھے۔

اللھم اظلنی تحت ظل عرشك يوم لاظل الاظلك ولا باقى الا وجهك

واسقنى بكأس محمد صلى الله عليه وسلم شربة لاأظمأ بعدها ابداً

رکن شامی کے سامنے آنے پر یوں کہے۔

اللهم اجعله حجامبروراً ، وسعيا مشكورا ، وذنبا مغفوراً و تجارة لن تبور

يا عالم مافى الصدور اخرجنى من الظلمت الى النور

رکن یمانی کے قریب سے گزرتے ہوئے یہ کلمات اپنائے۔

اللهم انى اسا لك العفوا والعافية فى الدين والدنيا و الأخرة

اور آگے جاتے ہوئے حجر اسود تک یہ دعا پڑھے

ربنا اتنا فى الدنيا وفى الاخرة حسنة وقنا عذاب النار

بیت اللہ میں نماز اور تلاوت کا یقیناً بڑا ثواب ہے لیکن طواف کا سنہری موقعہ جو وہاں میسر ہے دوسری جگہ یہ سعادت نہیں ملتی اس لئے وہاں رہتے ہوئے طواف پر زیادہ توجہ دینا چاہئے۔

﴿مناسک﴾ میں ہے

وطواف التطوع افضل من صلوة التطوع للغرباء وعكسه لاهل مكة ومن فى معناهم الى المتوطين بمكه فى حكمهم

ترجمہ۔ نفلی طواف مسافر کے لئے نفلی نماز سے زیادہ بہتر ہے جبکہ مکہ کے متعیمن اور ان کی طرح جو مکہ میں مستقل رہائش اختیار کریں اس کا عکس ہے۔

عرفہ کی رات کی دعا

سوال۔ عرفہ کی رات یقیناً بہتر موقعہ ہے اس میں کون سی دعا پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

الجواب وباللہ التوفیق

اس رات اپنی حاجت کے مطابق کوئی دعا مانگی جاسکتی ہے تاہم حضرت عبداللہ بن سعودؓ سے اس کے بارے میں یہ مروی ہے کہ جو مرد یا عورت عرفہ کی دس کلمات ایک ہزار دفعہ پڑھے جو دعا مانگی جائے گی وہ قبول کی جائے گی سوا اس کے رشتہ ختم ہونے یا کسی گناہ کا سوال نہ ہو۔ وہ دس کلمات مندرجہ ذیل ہیں۔

سبحان الذى فى السماء عرشه

سبحان الذى فى الارض موطئه

سبحان الذى فى البحر سبيله

سبحان الذى فى النار سلطانه

سبحان الذى فى الجنة رحمته

سبحان الذى فى القبرؒ قضاء ہ

سبحان الذى فى الهواء روحه

سبحان الذى رفع السماء

سبحان الذى وضع الارض

سبحان الذى لاملجأ ولا منجا منه الا اليه

ابن مسعودؓ سے پوچھا گیا تم نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

(کتاب المناسک ملا علی قاری/۱۹۰)

Scanned with CamScanner

نفس امارہ کی اصلاح کیسے ممکن ہے؟

حافظ احسان الرحمن عثمانی
متعلم درجہ سادسہ

انسان کے زندگی میں اس سے ہونے والے گناہ اور معاصی کے دو بڑے سبب ہیں ایک شیطان اور دوسرا نفس کہ یہ دونوں اس انسان کو رب کی نافرمانی کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ خود رب ذوالجلال کے کلام میں بھی اس کی تائید ملتی ہے شیطان کے بارے میں قرآن کا اعلان ہے کہ ان الشیطن للانسان عدو مبین - کہ شیطان انسان کی ہدایت کے راستے میں بڑا اور واضح دشمن ہے نفس کے بارے میں قرآن کا اعلان کہ ان النفس لامارة بالسوء کہ نفس امارہ انسان کو گناہ اور معاصی کی طرف دعوت دیتا ہے -

ان آیتوں سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ نفس و شیطان انسان کے گمراہی کے بڑے کارکن ہیں لیکن نفس و شیطان اس شخص کو گمراہ کر سکتا ہے اور اس شخص کو اپنے جال میں پھنسا دیتا ہے۔ جس شخص کے نفس کی اصلاح نہ ہوتی ہو اگر اس کے جذبات کو کنٹرول کیا جائے اور اس کی اصلاح کی جائے تو ممکن ہے کہ انسان معاصی اور گمراہی سے دور رہیں کیونکہ نفس امارہ کی مثال سرکش گھوڑے کی طرح ہے - کہ جب سرکش گھوڑے پر سوار ہو تو لگام سنبھال کر بیٹھنا چاہیے - اگر لگام ڈھیلی چھوڑ دی اور گھوڑا اچھل پڑا تو معلوم نہیں کہ کس کنوئیں میں لے جاکے گرائیں گے - پھر جان بچانی مشکل ہو جاتی ہے - تو انسان کا نفس جب تک صالح نہیں ہے اس وقت تک سرکش ہے - اس کی لگام سہارنی چاہیے مگر لگام وہی سہارے گا جسکو یہ پتہ ہو کہ لگام کس طرح پکڑنا چاہیے اور کس طرح سہارنا چاہیے تو اس وجہ سے نفس کی بھی اصلاح کی خاص ضرورت ہے تاکہ انسان رب کائنات کے نافرمانی کا شکار نہ بنے -

صوفیائے کرام اور علمائے کرام نے نفس کی اصلاح کیلئے بنیادی طور پر چار چیزیں بتائی ہیں - جس سے اس سرکش نفس کی اصلاح ہو سکتی ہے -

صحبت اہل اللہ - اول یہ کہ اہل اللہ کی صحبت میں رہا جائے اہل اللہ کی جتنی زیادہ صحبت نصیب ہوگی اتنا ہی ان کا رنگ قلب کے اندر اترتا چلا جائے گا - مثل مشہور ہے کہ خربوزہ خربوزے کو دیکھ کر رنگ پکڑ لیتا ہے - صحبت نیک سے آدمی کے اندر خیر پیدا ہوتی ہے - خوبی پیدا ہوتی ہے اچھے اور برے ساتھی کی مثال رسول اللہ نے فرمائے ہے - کہ مشک ساتھ رکھنے والے اور **بھٹی** دھونکے والے کی سی ہے - پس مشک والا اگر تمھارے پاس سے بسی گزر گیا تو جب بھی نفع تم اس سے خرید لوگے تو بھی نفع ہر حال میں دماغ معطر رہے گا - اور **بھٹی** والے سے تعلق میں کپڑا لے گا ورنہ تو اس کی بدبو بلاشبہ دماغ مکدر کرے گی -

ہر چیز کے اثرات ہوا کرتے ہیں اگر آپ دریا کے کنارے آباد ہوئیے تو آپ کے مزاج میں رطوبت پیدا ہوگی - خشک علاقے میں رہیں گے تو یبوست پیدا ہوگی - تو معلوم ہوا کہ مصاحبت میں خاص اثر ہوا کرتا ہے اسی طرح اہل اللہ کے صحبت کے اثرات ہوتے ہیں جس سے متاثر ہوئے بغیر انسان نہیں رہ سکتا - ایک عالم ربانی اور درویش حقانی کی شان یہ ہوتی ہے کہ ان کے پسا بیٹھ کر خدا یاد آئے - گویا کہ ان کا ذکر، ذکر خدا کی تمہید ہے - تو جب اہل اللہ کے قریب ہونگے تو کمالات ربانی آپ کے اندر آئیں گے - صحبت صالح کے آثار خیر و برکت کی صورت میں نمایاں ہوتے ہیں -

یہی وجہ ہے کہ جو مرتبہ اور مقام حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کو حاصل ہے وہ کسی دوسرے کو نصیب نہیں کوئی بڑے سے بڑا قطب ہو غوث ہو - صحابیت کے رتبے کو نہیں پہنچ سکتا اس لئے کہ ان حضرات نے نبی کریم ﷺ کی صحبت اٹھائی ہے آپ کی مجلس میں شریک رہے اس جیسے آپ کی صحبت نصیب ہوئی ہو اور آپ کے مجلس میں شریک ہونے کا شرف حاصل ہوا اس کے کمالات کا کیا کہنا نبی کریم ﷺ سے بلاواسطہ مستفید ہوتے ہیں - ان کے فضائل و کمالات

Scanned with CamScanner

درجہ اولی میں ہے اور جو بالواسطہ ان کا ثانوی درجہ ہے اور ان حضرات سے جن لوگوں نے استفادہ کیا ہے وہ تیسرے نمبر پر ہے اسی طرح درجہ بدرجہ کمی ہوتی چلی جائے گی ایک حدیث میں آپ نے فرمایا کہ سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر جو اس سے متصل ہو پھر جو اس سے متصل ہو۔

صحابہ کرام کو صحابیت کا لقب اس وجہ سے ملا کہ انہوں نے اپنے استاد سے لفظی علم کے ساتھ ساتھ استاد کے اصلی رنگ کو بھی قبول کیا تھا چونکہ صحابہؓ نے بھی وہ رنگ قبول کیا تھا جو آقا کے نامدار محمد کا تھا۔ حاصل یہ کہ سب سے بڑی چیز صحبت ہے اس کی وجہ سے ایک کے قلب کا رنگ اور اس کے جذبات دوسرے کے اندر آتے ہیں۔

ملنے والوں سے راہ پیدا کر　　اس کے ملنے کی اور صورت کیا

یعنی اگر تم محبوب سے ملنا چاہیے ہو تو پہلے اس کے پاس آنے جانے والوں سے رسم و راہ پیدا کر وہ کسی دن تذکرہ کر دیں گے تمہاری بھی رسائی ہو جائے گی۔ ایسے ہی اللہ تعالی تک پہنچنے کیلئے پہلے اللہ والوں سے ملا جائے۔ ان کے رنگ کو قبول کیا جائے قلوب کو بدلنے کی کوشش کی جائے اخلاق کو درست کیا جائے نفس کی اصلاح کی جائے پھر بلاشبہ اللہ تعالی ہمیں بھی قبول فرمالیں گے اور اپنا بنا لیں گے۔

۲ مواخاۃ فی اللہ - لیکن اگر کسی شخص کو اتفاق سے شیخ میسر نہ آئے اور وہ کہے کہ میری بستی میں نہ تو کوئی شیخ ہے نہ کوئی عالم پھر میرے نفس کی اصلاح کی کیا صورت ہوگی ایسے شخص کے متعلق دوسرا طریقہ یہ ہے کہ بستی میں اس کا کوئی دوست ہوگا اگر نہ ہو تو ایک دو آدمی سے دوستی کر کے آپس میں یہ سمجھوتہ کر لینا چاہیے کہ اگر میں کوئی برائی کروں تو آپ میرا ہاتھ پکڑ کر روک دو آپ اگر کرو گے تو میں روک دونگا۔ تم سے کوئی کوتاہی ہوگی تو میں تنبیہ کرونگا۔ مجھ سے ہوگی تو تم کرنا اگر دوستی اس طرح ہوگی تو زیادہ نہیں چالیس دن کے اندر سینکڑوں برائیاں ختم ہو جائیں گی تو اگر کوئی شیخ نہیں ملتا تو اپنے لیے اس طرح دوست تلاش کرلو شریعت کی اصطلاح میں اسے مواخاۃ فی اللہ کہتے ہیں

حدیث میں آتا ہے کہ قیامت کے دن سات آدمی ایسے ہونگے جنہیں اس دن جس دن کہیں کوئی سایہ نہ ہوگا اللہ تبارک و تعالی عرش کے سائے تلے جگہ دیں گے ان میں سے ایک نوع یہی مواخاۃ فی اللہ رکھنے والے ہیں۔ لیکن دوست کا انتخاب بھی مشکل ہوتا ہے کیونکہ دنیا میں دوستوں کے اقسام مختلف ہیں دوست بھی دنیا میں ایک ہی نوعیت فطرت اور مزاج کے نہیں ہوتے بلکہ ان میں بڑا فرق اور تفاوت رہتا ہے اس لئے دوست کا انتخاب سوچ سمجھ کر کرنا ہوگا۔ مجموعی طور سے دوست کے مزاج کے مطابق تین قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک تو دسترخوانی دوست کہ اگر خدا نے آپ کا دستر خوان سلامت رکھا تو پھر آپ کیلئے دوستوں کی کمی نہیں جتنے چاہیے۔ اور بعض زبانی دوست ہوتے ہیں ان کی کمی بھی دنیا میں کوئی کمی نہیں اور بعض جگری اور حقیقی دوست ہوا کرتے ہیں جو صرف آرام و راحت ہی میں نہیں بلکہ تکلیف اور مصیبت میں بھی پورا پورا ساتھ دیتے ہیں ایسے دوستوں کی تعداد تو بالکل یقینی کم ہے اور اسی تیسرے دوست کے متعلق مواخاۃ فی اللہ قائم ہو سکتی ہے۔

۳-دشمن کے ذریعے اصلاح - لیکن اگر کوئی کہے کہ میرا تو کوئی دوست ہی نہیں تو پھر اس کیلئے تیسرا طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنے دشمنوں کے ذریعے اپنی اصلاح کرے ایسا تو کوئی شاید نہ ہوگا کہ آج کے دور میں جسکا کوئی دشمن نہ ہو آپ کے دشمن چھانٹ چھانٹ کر آپ کے عیوب اور برائیاں نکالتے اور پھیلاتے رہیں گے آپ کا کام یہ ہوگا کہ آپ کے اندر جو برائیاں ہیں انہیں چھوڑتے چلے جائے اگر آپ اس طرح اصلاح کریں گے تو بڑی حد تک برائیاں ختم ہو جائیں گی اور آپ صالح بن جائیں گے۔

٤-محاسبہ نفس اور اگر کوئی کہے کہ میں تو پہاڑ کی کھوہ میں رہتا ہوں مجھے نہ کسی شیخ کی صحبت میسر ہے اور نہ میرا کوئی دوست ہے نہ دشمن پھر میرے لئے اصلاح کا کیا طریقہ ہوگا۔ اسے بھی مایوس نہیں ہونا چاہئے اس کیلئے چوتھا طریقہ محاسبہ نفس کا ہے۔ روزانہ سوتے وقت کم از کم پندرہ منٹ مراقبہ کرکے اور سوچے کہ آج میں نے کتنی بھلائیاں کیں اور کتنے گناہ مجھ سے سرزد ہوئے جو بھلائیاں کی ہوں ان پر شکر ادا کرے اور جو گناہ سرزد

Scanned with CamScanner

ہوئے ہوں ان پر سچے دل سے توبہ کرے جب صدق دل سے توبہ کرے گا تو سارے
جھڑ جائینگے - کیونکہ گناہ سے توبہ کرنے والا اور بہترین خطاء کار ایسا ہے کہ اس
سرزد ہی نہیں ہوا ہے اگر برابر اس عمل کو جاری کیا جائے گا تو برائیاں ختم ہوتی جائیں
نفس میں اصلاح و تقویٰ پیدا ہوتا جائے گا-

عرفی طور پر اصلاح کے یہی چار طریقے ہیں - ان میں سے اگر ایک بھی
آجائے تو نجات کیلئے کافی ہے اور اگر اتفاق سے چاروں چیزیں میسر آجائیں تب وہ شخص
بن جائے گا شیخ بھی ہو - مواخاۃ فی اللہ بھی ہو - دوست بھی ہو دشمن بھی ہو - محاسبہ بھی
نکتہ اگر کسی کو یہ چاروں چیزیں میسر آجائیں تو پھر رہے قسمت وزھے نصیب-

اگر غور کیا جائے تو موجودہ وقت میں دعوت و تبلیغ کے نام سے جو تبلیغی جماعت
کے نام سے مشہور ہے - یہ ان مذکورہ اصلاحی طریقوں کی جامع جماعت ہے - تبلیغی جماعت
میں اولا تو جماعت کے اپنے خاصی برکات ہوا کرتے ہیں - جماعت کے اندر ممکن ہو
اس میں بعض کمزور ارادہ بعض نحیف عمل - بعض خام علم والے جمع ہوں اور شبہ یہ ہو کہ
جماعت سے حاصل ہونے والا فائدہ موہوم ہو جائے - لیکن کمزوروں سے مرکب اجتماع
جمعیت اور اتحاد کی بناء پر ایک قوت حاصل کرلیتا ہے اور ان کمزوروں کو بعض قوی لوگوں
وجہ سے رب ذوالجلال کی معرفت کی جھلکے نصیب ہونگے کہ کم از کم ایک جماعت میں کوئی
کوئی تو مقبول خداوندی ضرور ہی ہوگا - اور ساتھ رہنے کی وجہ سے اس کی مقبولیت کا اثر
دوسروں پر یقیناً پڑے گا - یہی وجہ ہے کہ مومن کو نماز باجماعت پڑھنے کا حکم ہے اس لئے
کہ وہ کتنا ہی کمزور کیوں نہ ہوں اور ساتھ ہی ساتھ جماعت کے نمازی کمزور کیوں نہ ہوں
پھر بھی مجموعہ میں خدا کا کوئی مقبول بندہ ضرور ہوتا ہے جس کی وجہ سے پوری جماعت کی نماز
مقبول ہو معلوم ہوا کہ جماعت میں خواہ کتنے ہی ضعیف العمل لوگ کیوں نہ ہوں لیکن خدا کا
کوئی مقبول بندہ ضرور ہوگا جس کی وجہ سے اس کی مقبولیت ضرور ہوگی یہ تو جماعت کی
برکات ہیں اور پھر اس جیسی تبلیغی جماعت میں فی الجملہ صحبت شیخ صحبت صلحاء میسر آجا

گی پھر ایک جذبہ سے جماعت کے افراد جائیں گے کیونکہ تبلیغ میں جانے والے حضرات کا
مقصود نہ تو کوئی کاروبار ہوتا ہے نہ کسی صنعت و حرفت کا اور نہ ہی اس کے علاوہ کسی اور ہنر کا
سیکھنا ہوتا ہے تو اسی طرح مواخاۃ فی اللہ قائم ہوگی یہی وجہ ہے کہ ان میں باہمی دوستی بھی
قائم ہو جاتی ہے-

اور اسی طرح جب آپ جماعت میں جائینگے تو لوگ آپ کو ٹکرا دیں گے آپ کی
بات ٹھنڈے دل سے نہیں سنیں گے - بلکہ آپ کے مخالف بن جائیں گی تو دشمنوں سے بھی
نصیحت حاصل کرنے کا موقع حاصل ہوتا ہے اور ان تمام باتوں کے ساتھ ساتھ جب آپ
رات کو پڑھ کر سوئیں گے تو یقیناً سوچیں گے کہ آج میں نے کتنی نیکیاں کیں اور کتنی
برائیاں کیں اور بھی آپ کے دل میں خیال ہوگا کہ نیکیوں پر شکریہ اور برائی سے توبہ کروں
اسی طرح نیکیوں کا سلسلہ بڑھ جائے گا اور برائیاں گھٹتی چلی جائیں گی تو اس جماعت میں یہی
چار چیزیں جمع ہیں جو کہ ہدایت کیلئے معجون مرکب ہے - تو حاصل کلام یہ ہوا کہ تبلیغی
جماعت سے تعلق انسان کے اصلاح کیلئے بڑی کار آمد چیز ہے تو ہم اپنی زندگی میں سے اگر
اکثر حصہ اسی تبلیغی جماعت کے حوالے کریں عوام لوگوں کیلئے بالخصوص اور علماء کرام اور
طلباء کرام کیلئے بالعموم یقیناً زندگی کے سنوارنے کیلئے مفید رہے گا اور اس کے ذریعے تمام
انسانیت کی اصلاح ہوتی رہے گی - کیونکہ تبلیغی جماعت میں پہلے اپنے نفس کے جذبات کو
دوسرے کے سامنے قربان کرنے پڑتے ہیں اور اپنی نفس کی اصلاح ہوتی ہے - اس کے بعد
دوسروں کی اصلاح کی کوشش کریں گی اور جب یہی شخص دوسروں کو عمل کی دعوت دے گا
تو مصلح بن جائیگا اور اسی طرح پورے معاشرے کی اصلاح آسانی ہو جائے گی-

خواتین کے خلاف کفار کی سازشیں اور خواتین کے زیب وزینت کے مسائل

ڈاکٹر صالح بن فوزان
سعودی عرب

آج کے دور میں دشمنان اسلام بلکہ دشمنان انسانیت کفار و منافقین اور کج روی اختیار کرنے والوں کو اسلام میں خواتین کو ملی ہوئی عزت و شرافت اور تحفظ سخت ناگوار معلوم ہورہا ہے، کیونکہ یہ لوگ عورتوں کو تباہی وبربادی اور ہلاکت کے ایک ایسے وسیلہ اور ایک ایسے جال کی شکل میں دیکھنا چاہتے ہیں جس کے ذریعہ وہ اپنی ہیجان انگیز شہوتوں کو تسکین پہنچانے کے بعد کمزور ایمان، بے قابو اور خواہشات و ہوس سے مغلوب لوگوں کو اپنے پھندے میں گرفتار کرسکیں۔ اللہ رب العزت ایسے لوگوں کے حق میں ارشاد فرماتا ہے۔﴿ویرید الذین یتبعون الشھوات أن تمیلوا میلا عظیماً﴾(النساء:۲۷)

اور جو لوگ خواہشات نفس کے پیرو ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم اس راہ راست سے بہت دور ہٹ جاؤ۔

(حد ہو گئی کہ) بیمار دل اور کجرو مسلمان بھی خواتین کے تعلق سے یہی چاہتے ہیں کہ شیطانی خواہشات اور شہوانی میلان رکھنے والے تاجروں کے شوروم میں ان کو سامانوں کی طرح رکھا جائے جو خریداروں کے سامنے بالکل کھلے رکھے جاتے ہیں تاکہ ان کے خوبصورت مناظر سے لطف اندوز ہو سکیں یا اس کے توسط سے ان کو بدترین عمل حاصل ہو سکے، چنانچہ ان کے اندر اس بات کی شدید رغبت پائی جاتی ہے کہ خواتین گھروں کی چاردیواری سے نکل کر مردوں کے دوش بدوش ان کے کاموں میں ہاتھ بٹائیں، ہسپتالوں میں بحیثیت نرس مردوں کی تیمارداری کریں اور ان کی خدمت انجام دیں

یا ہوائی جہازوں میں بحیثیت ایئر ہوسٹس یا مخلوط تعلیم گاہوں میں بحیثیت طالبات اور ٹیچرس، یا تھیٹروں میں بحیثیت اداکارہ یا گلوکارہ، یا مختلف ذرائع ابلاغ میں بحیثیت اناؤنسر کام کریں، جہاں وہ اپنی شکل وصورت اور اپنی آواز سے لوگوں کو فتنوں میں مبتلا کریں۔

فحش رسائل و اخبارات نے دوشیزاؤں کی ہیجان انگیز عریاں تصویروں کو اپنی مارکیٹنگ اور بازاروں میں رواج حاصل کرنے کا ذریعہ اور وسیلہ بنار کھا ہے، اسی طرح بعض تاجروں اور صنعتی کمپنیوں نے اسی نوعیت کی فحش تصویروں کو اپنے سامان کی تجارت اور اپنے پروڈکٹ (مصنوعات) پر آویزاں کر کے انھیں فروغ دینے کا وسیلہ اور ذریعہ بنار کھا ہے، ان تمام غلط حرکتوں کا یہ نتیجہ برآمد ہوا کہ خواتین اپنے گھروں کے اندر اپنی حقیقی اور اصل ذمہ داریوں سے دست بردار ہو گئیں، اس کی وجہ سے ان کے خاوند اپنے بچوں کی تربیت اور گھریلو ذمہ داریوں کی انجام دہی کے لئے بیرون ملک سے خادماؤں کو درآمد کرنے پر مجبور ہوتے ہیں، جس کا اثر یہ مرتب ہوتا ہے کہ بیشمار فتنے اور بڑی بڑی برائیاں جنم لیتی ہیں۔

خواتین کے لئے تعلیم و تعلم اور ملازمت کی اجازت

گھر کے باہر خواتین کی سروس یا دیگر کام کرنے کے ہم مخالف نہیں ہیں بشرطیکہ وہ مندرجہ ذیل ضوابط کے تحت ہوں۔

۱-عورت اس ملازمت کی یا معاشرہ اس کے کام کا واقعی ضرورتمند ہو، مردوں میں اس کام کو انجام دینے والا نہ موجود ہو۔

۲-گھریلو ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے بعد ہی وہ گھر کے باہر سروس کر سکتی ہے کیونکہ گھریلو ذمہ داریوں کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

۳-مردوں سے دور رہ کر محض خواتین کے بیچ میں اس طرح کی سروس کی جاسکتی ہے مثال کے طور پر عورتوں کی تعلیم و تربیت، ان کی تیمارداری اور ان کا علاج و معالجہ۔

۴-اسی طرح دینی امور کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے عورتوں کے گھر سے باہر نکلنے میں

Scanned with CamScanner

کوئی حرج نہیں ہے بلکہ یہ ایک ضروری چیز ہے جن دینی مسائل کی عورت کو ضرورت ہو انہیں سیکھنے اور حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ انہیں عورتوں کے درمیان رہ کر حاصل کیا جائے، مساجد وغیرہ میں قائم کئے جانے والے وعظ و نصیحت کے دروس کی حاضری میں بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے بشرطیکہ پردہ کے ساتھ اور مردوں کے اختلاط سے دور ہو، جیسا کہ ابتداء اسلام میں خواتین مساجد میں حاضر ہو کر سیکھتی اور سکھاتی تھیں۔

زیب وزینت کے مسائل-

ا- عورتوں کے مخصوص اور ان کے مناسب جو خصائل فطرت ہیں ان میں ناخن کا تراشنا اور برابر ان کی خبر گیری کرنا عورت سے مطلوب ہے، کیونکہ ناخن تراشنے کے مسنون ہونے پر اہل علم کا اجماع ہے، یہ ان خصائل فطرت میں سے ہے جن کا ذکر حدیث نبوی میں وارد ہوا ہے-

اور ناخن کاٹنے مین نظافت اور خوبصورتی پائی جاتی ہے، جبکہ انہیں بڑھانے میں بد شکلی (بھدا پن) درندوں سے مشابہت، ان کے نیچے پانی کا نہ پہنچنا، اور ان کے اندر گندگی و غلاظت کا جمع ہونا، یہ سب خرابیاں پائی جاتی ہیں- سنت سے ناواقفیت اور کافر عورتوں کی تقلید کی وجہ سے بعض مسلم خواتین بھی ناخن بڑھانے کی وبا میں مبتلا ہو گئی ہیں-

زیر ناف اور بغل کے بالوں کی صفائی بھی عورتوں کے لئے مسنون ہے، کیونکہ حدیث میں اس کا حکم دیا گیا ہے اور اسی میں خوبصورتی اور جمال ہے- زیادہ بہتر یہ ہے کہ ہر ہفتہ اس عمل کو انجام دیا جائے، یا چالیس دن سے زیادہ انہیں نہ چھوڑا جائے-

۲- سر اور ابرو کے بالوں کے بارے میں اسلام کا حکم، خضاب اور بالوں کے رنگنے کا حکم-

ف- مسلم خواتین سے سر کے بالوں کا بڑھانا مطلوب ہے، بلا کسی ضرورت انہیں منڈھوانا حرام ہے- شیخ محمد بن ابراہیم آل الشیخ (سابق) مفتی سعودی عرب رحمتہ اللہ علیہ فرماتے

ہیں: "عورتوں کے سروں کے بالوں کا مونڈنا جائز نہیں ہے، کیونکہ امام نسائی رحمہ اللہ نے اپنی سنن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے، امام بزار رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے، اور علامہ ابن جریر (طبری) رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے سندا روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے عورت کو اپنے سر کے بال منڈانے سے منع فرمایا ہے-

آپ صلی اللہ علیہ علیہ وسلم کی نہی (ممانعت) اگر اس کا کوئی معارض و مخالف حکم موجود نہ ہو تو تحریم کی متقاضی ہوتی ہے (یعنی ایسی نہی تحریم کے لئے ہوتی ہے)

ملا علی قاری رحمہ اللہ مرقاۃ شرح مستکواۃ میں لکھتے ہیں: رسول اکرم ﷺ کا یہ فرمان مبارک (**ان تحلق المراة رأسها**) اس وجہ سے ہے کہ خواتین کے حق میں چوٹیوں کو شکل وصورت اور حسن وجمال میں وہی حیثیت حاصل ہے جو مردوں کے حق مین داڑھی کو حاصل ہے- اور گر بالوں کو چھوٹا کرانے سے کافرہ اور فاسقہ عورتوں یا مردوں کی مشابہت اختیار کرنا مقصود ہے تو یہ بلا شک وشبہ حرام ہے، اس لئے کہ رسول اکرم ﷺ نے کفار کی مشابہت اختیار کرنے سے عموماً اور عورتوں کو مردوں کی مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے-

اور اگر بالوں کو چھوٹا کرانے سے زیب وزینت مقصود ہے تو بظاہر یہ بھی جائز نہیں معلوم ہوتا ہے، استاذ محترم شیخ محمد امین شنقیطی رحمہ اللہ تفسیر (اضواء البیان) میں لکھتے ہیں:

"بہت سے (مسلم) ممالک میں خواتین کا اپنے بالوں کو جڑوں کی حد تک چھوٹا کرانے کا جو رواج بڑھتا جا رہا ہے در حقیقت یہ فرنگی طور طریقہ ہے جو اس طور طریقہ کے بالکل مخالف ہے جس پر مسلم خواتین بلکہ قبل از اسلام عرب خواتین گامزن تھیں- یہ طریقہ ان تمام انحرافات میں سے ایک ہے جو دین و اخلاق اور شکل و صورت وغیرہ میں عام ہوتے

Scanned with CamScanner

جارہے ہیں-

اگر خاوند عورت کو بال چھوٹا کرنے کا حکم بھی دے تو اس کی اطاعت عورت کے لئے جائز نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی معصیت میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں-

لہذا عورتوں پر ضروری ہے کہ وہ اپنے سروں کے بالوں کی مکمل حفاظت کریں، ان پر پوری توجہ دیں اور ان کی چوٹیاں بنا رکھیں، انھیں سروں پر یا سر کے پچھلے حصے پر اکٹھا کر کے باندھنا جائز نہیں ہے- شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ مجموع الفتاوی (۱۴۵/۲۲) میں فرماتے ہیں:

"جس طرح بعض آبرو باختہ عورتیں اپنے بالوں کی ایک ہی چوٹی بنا کر اور اسے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکا کر رکھتی ہیں"

سعودی عرب کے (سابق) مفتی شیخ محمد بن ابراھیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دور حاضر کی بعض مسلم خواتین کا یہ عمل کہ سر کے بالوں کو ایک جانب سے کنگھی کر کے پچھلے حصہ (گدی) میں یا سر کے اوپر باندھ لیتی ہیں جیسا کہ انگریز عورتیں کرتی ہیں تو یہ ناجائز ہے کیونکہ اس میں کفار کی عورتوں سے مشابہت پائی جاتی ہے-

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(صنفان من أهل النار لم أرهما، قوم معهم سياط كأذناب البقر يضربون بها الناس ، ونساء كاسيات عاريات مائلات مميلات ، رؤوسهن كأسنمة البخت العجاف لايدخلن الجنة ولا يجدن ريحها ، وإن ريحها ليوجد من مسيرة كذا و كذا)

مسلم

جہنمیوں کی دو قسمیں ہیں جن کو میں نے دیکھا نہیں ہے، ایک قسم ان لوگوں کی ہے جن کے ہاتھوں میں گائے کی دم کے مانند کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ماریں

گی، دوسرے قسم ان عورتوں کی ہے جو لباس پہن کر بھی ننگی ہوں گی، مٹک مٹک کر، مونڈھوں اور کولہوں کو ہلا ہلا کر چلیں گی، ان کی سر اونٹ کی جھکے ہوئے کوہان کی طرح ہوں گے، وہ نہ تو جنت میں داخل ہونگی اور نہ ہی اس کی خوشبو پائیں گی حالانکہ اس کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے پائی جائے گی-

بعض اہل علم نے حدیث میں وارد لفظ " مائلات ممیلات " کی تفسیر و توضیح کرتے ہوئے لکھا ہے:

"ان کے کنگھی کرنے کی کیفیت اس طرح ہوتی ہے کہ بال ایک جانت جھکے ہوتے ہیں، یہ فاحشہ اور بدکار عورتوں کی کنگھی کر طریقہ ہے، اور (ممیلات) ان عورتوں کو کہتے ہیں جو دوسری عورتوں کو اس طرح کی کنگھی کرے، در حقیقت یہ فرنگی (یورپی) خواتین اور ان کے نقش قدم پر چلنے والی مسلم خواتین کی کنگھی کا طریقہ ہے" (۱)

جس طرح خواتین کو سروں کے بالوں کو منڈوانے یا چھوٹا کرانے سے روکا گیا ہے اسی طرح انہیں اپنے بالوں میں مزید دوسرے بالوں کو جوڑ کر اضافہ کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے، چنانچہ صحیحین میں وارد ہے: (لعن رسول الله ﷺ الواصلة والمستوصلة)

رسول اکرم ﷺ نے واصلہ اور مستوصلہ پر لعنت بھیجی ہے-

واصلہ: اس عورت کو کہتے ہیں جو غیر کے بالوں کو جوڑ کر اپنے بالوں میں اضافہ کرتی ہے-

مستوصلہ: اس عورت کو کہتے ہیں جس پر یہ عمل کیا جاتا ہے-

یہ عمل اسوجہ سے ممنوع اور حرام ہے کہ اس میں فریب اور دھوکہ پایا جاتا ہے، اس ممنوعہ اضافہ میں بارد کہ (وگ) کا استعمال بھی شامل ہے جو اسوقت کافی شہرت اختیار کرتا جارہا ہے-

امام بخاری و امام مسلم (رحمھما اللہ) وغیرہ کی روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو انھوں نے ایک تقریر کی، دوران تقریر انھوں

Scanned with CamScanner

نے بالوں کا ایک گچھا نکال کر فرمایا: تمہاری خواتین کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اپنے سروں میں اس طرح کی چیز استعمال کرتی ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: (ما من امرأۃ تجعل فی رأسها شعر أمن شعر غيرها إلا كان زورا)

اگر کوئی عورت اپنے سر میں کسی غیر کا بال لگاتی ہے تو وہ جھوٹ اور فریب ہوتا ہے۔

بارو کہ (وگ) ایسے مصنوعی بالوں کو کہتے ہیں جو سر کے بالوں کے مشابہ تیار کیا جاتا ہے، اس کی استعمال میں فریب اور دھوکہ دہی ہوتی ہے۔

ب۔ مسلم خواتین کے لئے ابرو کے تمام بالوں کو یا بعض بالوں کو مونڈ کر، تر شوا کر یا بال صفا دوائیں استعمال کر کے صاف کرنا حرام ہے، کیونکہ اسی کو نمص کہا جاتا ہے جس کا ارتکاب کرنے والی خواتین پر رسول اکرم ﷺ نے لعنت بھیجی ہے، چنانچہ حدیث میں آتا ہے :(لعن رسول الله ﷺ النامصة والمتنمصة)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نامصہ اور متنمصہ پر لعنت بھیجی ہے۔

نامصہ: اس عورت کو کہتے ہیں جو اپنے خیال میں زیب و زینت اختیار کرنے کے لئے اپنے ابرو کی تمام بالوں کو یا کچھ بالوں کو صاف کرتی ہے۔

متنمصہ: اس عورت کو کہتے ہیں جس کے لئے اس عمل کو انجام دیا جائے۔ یہ عمل درحقیقت اللہ تعالی کی خلقت میں تغییر و تبدیل کرنے کے مترادف ہے جس میں بارمیں شیطان نے وعدہ کیا ہے کہ وہ بنی آدم کو اللہ تعالی کی خلقت میں تبدیلی کا حکم دے گا، چنانچہ اس نے کہا تھا جیسا کہ اللہ رب العزت نے اس نے نقل کرتے ہوئے بیان کیا ہے:

﴿ولامرنهم فليغيرن خلق الله﴾ النساء: ۱۱۹۔

اور میں ان سے کہوں گا کہ اللہ تعالی کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑ دیں۔

صحیح مسلم (۱) میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: "ایسی عورتوں پر اللہ تعالی کی لعنت ہو جو گودنا گودتی ہیں اور جو گودنا گدوانی

ہیں، اور جو ابرو کی بال اکھیڑتی اور اکھڑواتی ہیں، اور دانتوں کو گھس کر خوبصورت بناتی ہیں، درحقیقت وہ اللہ کی بنائی ہوئے صورت کو بگاڑنے والی ہیں"

اس کے بعد آپ فرماتے ہیں: "کیا میں ان لوگوں پر لعنت نہ بھیجوں جن پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت بھیجی ہے؟ اور یہ حکم اللہ کی کتاب میں موجود ہے" آپ کی مراد اللہ تعالی کے اس قول سے ہے: ﴿وما اتاکم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا﴾ الحشر: ۷۔

تمہیں جو کچھ رسول دیں لے لو، اور جس سے روکیں رک جاؤ۔

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر (۳۵۹/۲ مطبوعہ دارالاندلس) میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

اس سنگین اور خطرناک وباء میں آج بیشمار عورتیں مبتلا ہو گئی ہیں، درحقیقت یہ ایک کبیرہ گناہ ہے، صورتحال یہ ہو گئے ہے کہ ابرو کے بال صاف کرنا روزمرہ کی ضروریات میں شامل ہو گیا ہے، اگر کسی عورت کا خاوند اس کا حکم دے تو بھی اس کی اطاعت نہیں جائز ہے، کیونکہ یہ ایک معصیت اور گناہ کا کام ہے۔

ج۔ زینت و آرائش کے مقصد سے دانتوں کو گھس کر ان میں جھری (دراز) بنانا مسلم خواتین کے لئے حرام ہے، وہ اس طرح سے کہ خوبصورتی پیدا کرنے کی لالچ میں دانتوں کو ریتی سے گھس کر ان کے درمیان مختصر شگاف بنالیا جائے۔ البتہ اگر دانتوں میں کسی قسم کی بدشکلی پائے جاتی ہو اور اس کو دور کرنے اور دانتوں کو صحیح کرنے کے لئے آپریشن کی ضرورت پڑے، یا ان میں کیڑے پیدا ہو جائیں اور ان کو ختم کرنے کے لئے اصلاح کی ضرورت پیش آئے تو اس میں کوئی حرج یا مضائقہ نہیں ہے، کیونکہ یہ علاج و معالجہ اور بدصورتی کو ختم کرنے کے قبیل سے ہے اور اسے اسپیشلسٹ لیڈی ڈاکٹر کے ہاتھوں انجام دیا جائے گا۔

Scanned with CamScanner

د- جسم میں گودنا گودوانے کا عمل بھی عورتوں پر حرام ہے، کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے واشمہ اور مستوشمہ پر لعنت بھیجی ہے-

واشمہ: اس عورت کو کہتے ہیں جو ہاتھ یا چہرے میں سوئی چبھو کر اس جگہ کو سرمہ یا روشنائی سے بھر دے (یعنی گودنا گودنے والی عورت)

مستوشمہ: اس عورت کو کہتے ہیں جس پر یہ عمل کیا جائے، یہ عمل حرام ہے اور کبیرہ گناہ ہے، کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے گودنا گودنا والی اور گودوانے والی دونوں عورتوں پر لعنت بھیجی ہے- اور شریعت میں صرف کبیرہ گناہ پر ہی لعنت بھیجی گئی ہے-

ھ- خواتین کے لئے خضاب (مہندی) لگانے اور بالوں کے رنگنے کا حکم:

ا- خضاب: امام نووی رحمہ اللہ المجموع (۳۲۴/۱) میں فرماتے ہیں:

"دونوں ہاتھوں اور پیروں کا مہندی سے رنگنا شادی شدہ عورت کے لئے مستحب ہے، اس سلسلہ میں کئی حدیثیں معروف و مشہور ہیں"

امام نووی کا ارشارہ امام ابوداؤد رحمہ اللہ کی اس روایت کی جانب ہے جس میں مذکور ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک عورت نے مہندی لگانے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے، لیکن میں اسے ناپسند کرتی ہوں کیونکہ میرے محبوب رسول اکرم ﷺ کو اس کی بو ناپسند تھی-

اس کو امام نسائی رحمہ اللہ نے بھی روایت کیا ہے، آپ ہی سے دوسری حدیث بھی مروی ہے فرماتی ہیں: ایک عورت نے پردے کے پیچھے سے رسول اللہ ﷺ کی جانب اپنا ہاتھ بڑھایا اس کے ہاتھ میں ایک مکتوب تھا آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ سمیٹ لیا، اور فرمایا: مجھے معلوم نہیں کہ یہ ہاتھ کسی مرد کا ہاتھ ہے یا کسی عورت کا؟ اس نے کہا: یہ ایک عورت کا ہاتھ ہے، آپ نے فرمایا: لو كنت امرأة لغيرت أظفارك "(یعنی بالحناء) اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ناخنوں کو تبدیل کر لیتی (یعنی مہندی سے) (ابوداؤد و نسائی)

لیکن ایسی چیزوں سے وہ اپنے ناخنوں کو ہرگز نہیں رنگ سکتی ہے جو ان پر منجمد ہو کر طہارت کے پانی کے لئے رکاوٹ بن جاتی ہیں-

اگر ایک عورث اپنے سیاہ بالوں کو کسی دوسرے رنگ سے بدلنے کے لئے خضاب لگاتی ہے، تو میں جہاں تک سمجھتا ہوں یہ جائز نہیں ہے، کیونکہ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے، بالوں کے لئے سیاہ رنگ ہی خوبصورتی کا باعث ہوتا ہے اور اس میں ایسی کوئی بد شکلی نہیں پائی جاتی کہ اس میں تبدیلی کی ضرورت محسوس کی جائے، اور اس میں کافر عورتوں سے مشابہت بھی پائی جاتی ہے-

رسم ورواج کے مطابق خواتین کے لئے سونے و چاندی کے زیورات کا استعمال جائز ہے اس پر علماء کا اتفاق ہے، لیکن ان زیورات کا محرم لوگوں کے علاوہ دوسرے اجنبی مردوں کے سامنے ظاہر کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ ان کو چھپائیں گی، خصوصاً گھر سے باہر نکلتے وقت اور ایسے وقت جبکہ مردوں کی نگاہیں ان پر پڑتی ہوں، کیونکہ یہ فتنہ کا باعث ہے، اور عورتوں کو اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ کپڑوں کے نیچے پوشیدہ زیورات کی آواز کو مردوں کو سنائیں، چنانچہ ارشاد ربانی ہے: ﴿ولا يضربن بار جلهن ليعلم مايخفين من زينتهن﴾ النور: ۳۱-

اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے-

لہذا ظاہری زیورات کے بارے میں بدرجہ اولی ممانعت ہوگی-

Scanned with CamScanner

ششماہی طلباء میگزین کا اجراء

مفتی ذاکر حسن نعمانی

تمام علوم وفنون عقلی ہوں یا تجرباتی اور مشاہداتی یا وحی کے علوم (قرآن و حدیث) ہوں یا ان سے مستنبط اور اجتہادی ہوں اگلوں نے پچھلوں کے لئے کتابت اور کتاب کے ذریعہ ذخیرہ کر دیئے۔ یہ سلسلہ اسی طرح قیامت تک چلتا رہے گا تاکہ ہر زمانہ میں بعد میں آنے والے اپنے اسلاف کے علوم سے بخوبی استفادہ کرتے رہیں اس میں علوم و فنون اور صاحبان علوم کی بقاء ہے۔ اگر ہمارے اسلاف اپنے علوم کو کتابت اور کتاب کے ذریعے ہماری طرف منتقل نہ کرے تو آج علوم وفنون کی یہ آب و تاب نہ ہوتی۔ بلکہ اگلوں کے علوم ان کے ساتھ دفن ہو جاتے۔ ہمارا تعلق چونکہ اپنے اسلاف کے ساتھ بڑا گہرا ہے لہذا ان کی طرح سلسلہ علم کو ہمیشہ کے لئے جاری رکھنے کے لئے تحریر و تصنیف ہر دور میں بہت ضروری ہے کیونکہ علم و فن کسی تک منتقل کرنے کے لئے جس طرح ماہر رجال کا واسطہ ضروری ہوتا ہے اسی طرح اس فن کی جامع کتاب کا دامن تھامنا بھی انتہائی ضروری ہوتا ہے ہمارے جتنے اسلاف گزرے ہیں انہوں نے اگر ایک طرف اپنے علوم کو سینہ بہ سینہ منتقل کیا ہے تو دوسری طرف اپنی لازوال تصنیفات بھی چھوڑ گئے ہیں جن سے بعد والے ہمیشہ استفادہ کرتے رہیں گے۔ اس لئے مدارس دینیہ کا فرض بنتا ہے کہ اپنے اسلاف کی طرح پھر ایسے ماہر علماء کی کھیپ تیار کریں جن میں زبانی افہام و تفہیم کے ساتھ قلم کے ذریعے اظہار مافی الضمیر اور تفہیم کا بہترین ملکہ ہو۔ تاکہ ان کے علوم سے دور اور بعد والے بھی مستفید ہو سکیں۔

صوبہ سرحد کے پٹھان علماء بے شک علوم وفنون کی بڑی بڑی کانیں ہیں لیکن ان میں اکثر کے علوم سے صرف ان کے بلاواسطہ شاگرد مستفید ہو رہے ہیں ان کے شاگردوں کا یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے لیکن قلم کے دھنی نہیں ہوتے۔ جس کی وجہ سے علم کے یہ پہاڑ اپنے ساتھ علم بھی دفن کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح ان کا علمی و روحانی فیض محدود ہو کر رہ جاتا ہے جامعہ عثمانیہ کی سوچ اس لحاظ سے منفرد ہے کہ موجودہ دور کے تمام جامعات کے تمام طلباء میں

لکھنے کی بہترین صلاحیت ہو تاکہ فراغت کے بعد کوئی کتاب تصنیف کرنا آسان ہو جامعہ میں ہر درجہ کا ہر ماہ تحریری ایک پرچہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے طلباء کرام میں تحریر کی صلاحیت الحمد اللہ اجاگر ہو رہی ہے۔ علمی رسوخ کے ساتھ ان میں تحریری ملکہ آہستہ آہستہ پیدا ہو رہا ہے جس کا ایک اثر اور فائدہ یہ ہوا کہ وفاق کے امتحان میں اکثر طلباء (اے) گریڈ میں پاس ہوتے ہیں ان طلباء کرام میں مزید تحریری صلاحیت مختلف زبانوں میں پیدا کرنے کے لئے ایک ششماہی رسالہ کے اجراء کا فیصلہ کیا گیا ہے جس میں جامعہ کے طلباء کرام کے مختلف موضوعات پر مختلف زبانوں میں مضامین ہوں گے مثلاً اردو، انگریزی اور عربی وغیرہ فی الحال پہلا شمارہ صرف ان مضامین پر مشتمل ہوگا جس کے تمام مضامین اردو میں ہوں گے اس کے بعد انشاء اللہ دیگر زبانوں میں بھی مضامین شائع کریں گے۔ طلباء کرام میں انشاء اللہ اگر تحریری صلاحیت پیدا ہو گئی تو فراغت کے بعد درس و تدریس کے ساتھ سلسلہ تصنیف بھی جاری رکھیں گے۔ ملکی سطح پر شائع ہونے والے جرائد و رسائل اور اخبارات میں اعلیٰ اصلاحی مضامین لکھیں گے۔ ہمارے ملک میں تمام لیڈنگ اخباروں میں علماء کے مضامین تقریباً ندارد ہیں۔ انگریزی کسی اخبار میں کسی بہترین سکالر کا مضمون نہیں ہوتا۔ حالانکہ ملک میں ایک ایسا طبقہ موجود ہے جو صرف انگریزی اخبار دیکھتا اور پڑھتا ہے۔ ان لیڈنگ اخبارات میں مذہبی مضامین لکھنے والے۔ علم و عمل سے عاری ہوتے ہیں۔ جن کے مضامین سے بجائے خیر کے شر زیادہ پھیلتا ہے۔ اگرچہ لکھنے والے کا مقصد صرف خیر ہوتا ہے۔ بعض نادان۔ بدبخت کج فہم اور کم فہم قصداً مذہبی عنوان دے کر خلاف اسلام مضامین لکھتے ہیں جس کی وجہ سے معاشرہ کی اصلاح کی بجائے بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے اگر اہل اور صحیح افراد آگے بڑھ کر اپنے اس منصب کو سنبھال لیں تو ملک و قوم اور ملت غلط قسم کی تحریروں سے محفوظ رہے گی۔ ملک و قوم کی خدمت منبر و محراب و مدرسہ تک محدود نہیں رہے گی بلکہ ان کے قلم کی آواز صدائے ابراہیم بن کر پوری دنیا اور رہتی دنیا تک پھیل جائے گی۔

وما ذالك على الله بعزيز۔

Scanned with CamScanner

قرآن و سنت کے خلاف اقوام متحدہ کی ہرزہ سرائی

احمد چار سدوی
متعلم درجہ خامسہ جامعہ عثمانیہ پشاور

اقوام متحدہ یہودی مفادات کا ایک علمبردار ادارہ ہے - جو ہمیشہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف گہری اور خفیہ سازشوں میں مصروف رہتا ہے - چونکہ اس عالمی ادارہ میں اسلامی ممالک بھی شریک ہیں - اس لئے یہ ادارہ مسلمانوں کے خلاف خفیہ اور چھپ چھپ کر ہی حملے کرتا ہے - لیکن واقعہ یہ ہے کہ اقوام متحدہ ۵۳ اسلامی ممالک کی پروا کئے بغیر پوری ڈھٹائی کے ساتھ کھلم کھلا اسلام کے خلاف بکتا ہے - اور غضب بالائے غضب یہ کہ اسلامی ممالک میں سے کسی ممبر ملک کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی اس سلسلہ میں چند سنسنی خیز انکشافات ملاحظہ فرمائیں -

اقوام متحدہ کے ایک اہم ادارے ﴿یونیسکو﴾ نے اسلام کی بنیادوں پر جس انداز سے غلیظ اور خطرناک حملے کیے ہیں - وہ ہماری ایمانی غیرت اور دینی حمیت کو جھنجھوڑنے کے لئے کافی ہیں - ﴿یونیسکو﴾ نے انسان کی علمی و ثقافی ارتقاء کی تاریخ کے موضوع پر ایک ضخیم کتاب شائع کی ہے اس کی جلد نمبر ۳ اور باب نمبر ۱۰ میں ہرزہ سرائی کرتے ہوئے لکھا ہے -

(۱) اسلام کوئی مستقل مذہب نہیں - یہ یہودیت ، نصرانیت اور مجوسیت سے مرکب ایک مذہب ہے -

(۲) عربی لغت (گرائمر) کے اعتبار سے قرآن ایک گھٹیا اور گرا ہوا کلام ہے

(۳) مسلمانوں کے پاس جو احادیث موجود ہیں یہ سب من گھڑت ہیں - مسلمانوں نے ان احادیث کو نبیؐ کے بہت مدت بعد خود گھڑا - اور پھر انہیں اپنے نبیؐ کی طرف منسوب کر دیا -

ماہنامہ العصر

(۴) مسلم قانون دانوں (یعنی فقہاء) نے فقہ اسلامی کے نام سے جو قانون مرتب کیا - یہ روم و فارس توراۃ اور گرجا گھر کے قوانین کی مدد سے تیار کیا گیا (اسی طرح مسلمانوں کا یہ دعوی کہ ﴿فقہ اسلامی﴾ قرآن و حدیث سے مدون کی گئی اور یہ کہ مسلمانوں کے پاس اپنا باقاعدہ قانون اور نظام حیات ہے بالکل بے بنیاد ہے

(۵) اسلامی معاشرہ میں عورت کی کوئی قیمت ہی نہیں -

(۶) اسلام نے جزیہ اور خراج کے ذریعے اپنے مخالفین کو دہشت زد کیا -

(عدد نمبر (۱۹۷۷ء) مجلۃ التمدن الاسلامی ص ۵۰۸ جلد نمبر ۴۴)

اندازہ لگائیں کہ اسلام کی اصل بنیادوں کو ہلانے کی کس طرح ناپاک کوشش کی گئی - اقوام متحدہ کی اس نجس تحریر کی رو سے مسلمانوں کے پاس نہ تو قرآن صحیح ہے - نہ حدیث ، نہ ہی اسلام کا قانون ، قانون کہلانے کے قابل ہے - اور نہ ہی اسلامی معاشرہ ، معاشرہ کہلانے کے لائق ہے -

یہ سب کچھ کھلم کھلا اقوام متحدہ کی سرپرستی میں ہو رہا ہے تو اس سے بڑھ کر کیا دلیل ہے کہ یو این یہودی مفادات کا علمبردار بلکہ ٹھیکہ دار ہے - اس غلیظ تحریر سے اس دعوے کی بھی تصدیق ہوتی ہے - کہ اقوام متحدہ کے ادارہ ﴿یونیسکو﴾ کے نو اہم عہدیدار اور سربراہ یہودی ہے -

Scanned with CamScanner

تبصرہ کتب

حافظ احسان الرحمٰن عفی عنہ
متعلم درجہ سادس

کتاب کا نام　اسیر مالٹا حضرت مولانا عزیر گل صاحب کے سوانح سیرت وافکار

مؤلف کا نام　مولانا عبد القیوم حقانی صاحب

ملنے کا پتہ　القاسم اکیڈمی جامعہ ابو ہریرہ خالق آباد نوشہرہ سرحد

اس میں کوئی شک نہیں کہ علماء دیوبند نے دین کی سربلندی اور اس ایک باضابطہ قانون بنانے کے لئے جو کوشش اور محنت کی ہے کسی حق شناسی سے مخفی نہیں ہے اور یہ کہ انہوں نے مسلم اقوام کو انگریز کی غلامی اور اس کی حاکمیت سے محفوظ کرنے کے لئے ہمیشہ انگریز کی مخالفت کی ہے اور مختلف تحریکوں کے ذریعے اس مشن کی کامیابی میں کوشاں رہے۔

سر زمین ہند میں علماء دیوبند کی مشہور تحریک ریشمی رومال بھی اسی محنت کے بارے میں تھی کہ عالمی سطح پر انگریز قوم کی توہین کر کے ان کے ناپاک عزائم جو مسلم اقوام کے خلاف ہیں خاک میں ملا دیا جائے اور تاکہ وہ اپنے بنائے ہوئے حربوں اور منصوبوں میں کسی طرح بھی کامیاب نہ ہو اس مقصد کے لئے تحریک ریشمی رومال کو شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ نے شروع کیا اور ساتھ ہی علماء دیوبند میں سے وہ سچے عاشق دین بھی شامل کئے جو کہ کبھی بھی مخالف قوتوں سے کسی قسم کا بھی ڈر نہیں کھاتے تھے اور انتہائی جرأت مندانہ انداز سے انگریز قوم کی مخالفت کو وقت کے تقاضوں کے مطابق کرتے رہے ان علماء نے قید ہونا اور اپنا خون راہِ حق میں تو پیش کیا لیکن اپنے مشن میں پیچھے رہنا گوارا نہیں کیا۔

انہی علماء میں سے ایک عظیم مجاہد حضرت مولانا عزیر گل صاحب بھی تھے جو کہ صوبہ سرحد کے ضلع پشاور میں قصبہ زیارت کاکا صاحب کے باشندے تھے دارالعلوم دیوبند کے فاضل

تھے۔ حضرت شیخ الہندؒ کے بڑے معتمد آدمی تھے۔ اور اس کے اہم مشوروں میں راز دار اور خزانچی تھے اور اکثر شیخ الہندؒ کے ساتھ رہتے تھے۔ تحریک ریشمی رومال کی ناکامی میں جب مالٹا کی جیل میں شیخ صاحب قید تھے۔ وہاں بھی مولانا عزیر گل صاحب ان کے ساتھ تھے لوگوں نے عزیر گل صاحب کے بارے میں سی آئی ڈی کے نام سے مشہور کیا تاکہ شیخ ان سے بد ظن رہے لیکن نہ شیخ ان سے بد ظن رہے اور نہ ان کا دل میلا ہوا بلکہ ان کے ساتھ آخر تک رہے شیخ الہندؒ کی وفات کے بعد بھی کافی عرصہ تک ان کے مکان میں قیام پذیر ہے۔ مولانا عزیر گل صاحب کے اتنی جرأت مندانہ محنتوں اور اس تحریک ریشمی رومال کی کامیابی میں ہے اس جیسے محنت کو دیکھ کر دشمن بھی ان کو خیر مقدم کہنے پر مجبور ہوئے۔ تحریک خلافت میں دیوبند خلافت کمیٹی کے صدر رہے پھر مدرسہ رحمانیہ رڑکی میں صدر مدرس ہو گئے۔ اور کافی عرصہ بعد پھر اپنے آبائی وطن سخاکوٹ واپس آگئے اور تادم حیات وہیں پر رہے۔ مولانا عزیر گل صاحب کی زندگی کا تفصیلی جائزہ تاریخ کے رنگ میں مولانا عبد القیوم حقانی صاحب نے زیر نظر کتاب میں بیان کیا ہے۔ انؒ کے سوانح سیرت اور افکار کا تفصیلی اور دلچسپ انداز میں تذکرہ کر کے ایک مجموعہ تیار کیا ہے۔

موصوف کا یہ سب سے بڑا عزم ہے کہ انہوں نے اس جیسے مرد مجاہد کے حالات سے لوگوں کو آگاہ کر دیا۔

اللہ سے دعا ہے کہ مولانا کے اس سوانح عمری کو پوری امت کے لئے عبرت کا ذریعہ بنائے اور خود موصوف کے لئے ان علماء کے ساتھ اس عقیدت کو راہ نجات کا ذریعہ بنائے۔

آمین ثم آمین

Scanned with CamScanner

کتاب کا نام — دینی مسائل اور ان کا حل - جامع علمی و تحقیقی مجموعہ

مؤلف کا نام — مولانا ڈاکٹر احمد علی سراج صاحب

ضخامت — 610 صفحات

ملنے کا پتہ - جامعہ سراج العلوم دار القرآن ڈیرہ اسماعیل خان

اس میں کوئی شک نہیں کہ تفسیر و حدیث کا علم سب سے اشرف ہے لیکن قرآن وحد
کے علم کا مقصد صرف یہی ہے کہ اس پر عمل پیرا ہو کر اللہ اور اس کے رسول کی رضا
اور خوشنودی حاصل کی جائے چنانچہ اس کام کے لئے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ کونسا
فرض ہے اور کونسا سنت یا مستحب اور کونسا حرام اور کونسا مکروہ یا مباح ہے - چنانچہ کتاب
سنت یعنی قرآن وحدیث کا اصلی مقصد فقہ ہے جس کے بغیر اعمال ایک طرح غیر ممکن
کر رہ جاتے ہیں اسی طرح ثابت ہوتا ہے کہ شرافت کے لحاظ سے قرآن وحدیث کے
فقہ کا درجہ ہے لیکن عمل کے لحاظ سے فقہ کا درجہ سب سے اعلی ہے اگرچہ قرآن وحد
سے فقہ ماخوذ ہے لہذا فقہ کی فضیلت میں کسی کو کلام نہیں چنانچہ اس سلسلے میں خود اللہ تع
فرماتے ہیں فلولا نفر من کل فرقة منهم طائفة ليتفقهو فى الدين ولينذر
قومهم اذا رجعوا اليهم لعلهم يحذرون - یعنی مومنوں کے ہر ہر فرقے سے ای
ایک گروہ دین سیکھنے کی غرض سے اپنے اپنے گھروں سے کیوں نہیں نکلتے تاکہ جب وا
سیکھ کر اپنی قوم کی طرف لوٹیں تو انہیں عذاب الہی سے ڈرائیں شائد وہ ڈر جائیں -

دوسری ایک آیت میں ہے کہ ومن یوت الحکمة فقد اوتی خیراً کثیراً یعنی ج
حکمت عطا کی گئی اسے خیر کثیر عطا کی گئی اس مقام پر بعض مفسرین نے حکمت سے مراد علم
فقہ لیا ہے -

ارقطنی اور بیہقی نے یہ حدیث روایت کی ہے کہ کل شي عماد و عماد هذا الدين
فقه کہ ہر چیز کا ستون ہوتا ہے اور دین اسلام کا ستون فقہ ہے -

ایک اور روایت میں ہے کہ فقيه واحد اشد على الشيطان من الف عابد یعنی
شیطان لعین پر ایک فقیہ ہزار عابد سے بھاری ہے اور طبرانی کی روایت میں ہے کہ مجلس فقہ
خیر من عبادة ستين سنة یعنی فقہ کی ایک مجلس ساٹھ سال کی عبادت سے افضل ہے
صحیحین کی روایت میں ہے کہ من یرد الله به خیراً یفقهه فی الدین - یعنی اللہ جس کی
بھلائی چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے -

ان آیات قرآنی اور احادیث نبوی کی رو سے فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ روزمرہ کے ضروری
مسائل سیکھنا فرض عین ہے اور اس سے زائد سیکھنا فرض کفایہ ہے -

اسی فضیلت و اہمیت کے تحت زیر نظر کتاب ﴿دینی مسائل اور ان کا حل﴾ کے نام سے
مولانا احمد علی سراج صاحب نے مرتب کیا ہے جس میں فقہ کے مختلف ابواب جیسے ایمانیات
واعتقادیات اور اسی طرح روزمرہ پیش آنے والے اور عام معاملات کے مسائل کا انتہائی
مفصل اور مدلل طریقے سے بیان کیا ہے اور اس انداز سے مشکل سے مشکل مسئلہ کو نہایت
عام فہم انداز میں بیان کیا ہے -

موصوف کی کتاب کی خوبی یہ ہے کہ اس میں ہر مسئلہ کو قران وحدیث کے دلیل سے مدلل
اور منور فرما کر مسئلے کی وضاحت اور سمجھنے میں اور بھی اضافہ کیا ہے -

کتاب کا یہ انداز انشاء اللہ عوام و خواص سب کے لئے مفید ہوگی سوال و جواب کا جو انداز
اختیار کیا گیا ہے اس میں عوام کے لئے اور بھی آسانی ہوگی -

کتاب کو معنوی خوبیوں کے ساتھ ظاہری خوبیوں سے بھی مزین کیا ہے - اللہ تعالی
موصوف کی اس خدمت کو اپنے دربار عالیہ میں قبول فرما کر امت کی رہنمائی کا ذریعہ بنائے
اور خود مؤلف کے لئے دنیا و آخرت کی سرفرازی کے لئے وسیلہ بنائے -

ایں دعا از من راز جانب جہاں امین باد

Scanned with CamScanner

ثواب کا زرین موقع

جامعہ عثمانیہ للبنات نے **جامعہ فاطمۃ الزہرا**ؓ کے نام تعلیمی سفر کا آغاز بحمد اللہ کر دیا ہے جس کے لئے الگ بلڈنگ پر تعمیر کا کام عنقریب شروع ہونے والا ہے۔

تمام اہل خیر اور مخیّر حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ ثواب کے زرین موقع سے فائدہ اٹھا کر اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر نقد، سریہ، سیمنٹ، اینٹ وغیرہ میں حصہ لیکر دونوں جہاں کی بھلائیوں کو سمیٹ لیں۔

اکاؤنٹ نمبر 716-0 یونائیٹڈ بنک سنہری مسجد روڈ پشاور صدر

فارن کرنسی اکاؤنٹ نمبر 60035-3 حبیب بنک ارباب روڈ پشاور صدر

ترسیل زر و رابطہ کا پتہ: جامعہ عثمانیہ پشاور صدر

پوسٹ بکس نمبر: 1209 فون نمبر: 273561

بنوں برانڈ ٹریڈ مارک
معیار میں اعلیٰ
توابل الادم
۱۶ سولہ اجزاء مجموعہ
بنوں
سالن مصالحہ
مرچ سرخ، دھنیا، ہلدی، لہسن، میتھی، زیرہ، کالی مرچ
دار چینی، جلوتری، الائچی کلاں، اجوائن، انار دانہ، تیز پتہ
جائفل، لونگ، اور ٹماٹر پاؤڈر
تیار کردہ:- حاجی مقبول الرحمٰن، شاقیاز خان
گل آباد کالونی دلہ زاک روڈ پشاور - پاکستان

NO. P-402 MONTHLY AL ASR PESHAWAR

جامعہ عثمانیہ پشاور

Jamia Usmania Peshawar

منافع بخش کاروبار میں شرکت کی دعوت!

یایھا الذین امنوا ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم

(الصف/

اے ایمان والو- میں بتلاؤں تم کو ایسی سوداگری جو بچائے تم کو ایک دردناک عذاب سے

کیا آپ چاہتے ہیں ؟ ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے یقیناً چاہتے ہوں گے کہ آپ

حلال آمدنی دنیا و آخرت میں آپ کی بھلائی کا ذریعہ بنے تو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا پر خلوص

جذبہ اپناتے ہوئے قرب و جوار میں غرباء، فقراء، یتیم بچوں کا سہارا بنیں اور دین کے کاموں

خصوصاً مدارس عربیہ کی سرپرستی فرماتے ہوئے اپنا مال دین سیکھنے والوں پر خرچ کریں۔

اس سلسلہ میں ﴿جامعہ عثمانیہ پشاور﴾ کو نہ بھولیں جس کے

سال نمبر 9 (۲۲-۱۴۲۱ھ) کا سالانہ تخمینی بجٹ ۳۷۸۰۸۴۶ سینتیس لاکھ اسی ہزار

سو چھیالیس روپے ہے- جس میں ساڑھے تین لاکھ روپے کتب، تفسیر کی خریداری اور

لاکھ روپے تعمیرات کے لئے ہیں- آپ کی زکوٰۃ و عطیات اور چرم قربانی کا بہترین مصرف

﴿جامعہ عثمانیہ پشاور﴾ ہمیشہ کے لئے توجہات کی فہرست میں رکھیں-

اکاؤنٹ نمبر 716-0 یونائیٹڈ بنک سنہری مسجد روڈ پشاور صدر	فارن کرنسی اکاؤنٹ 60035-3 حبیب بنک ارباب روڈ پشاور صدر

آپ کا خیر اند

مفتی غلام الر

Scanned with CamScanner